ELEMENTS OF LOGIC IN URDU

علم منطق

امریکن میتودسٹ کلیسیا کے مسیحي واعظوں کي تعلیم کے واسطے

ادري نولز صاحب نے تحقیق اور تفتیش کے ساتھه
علم مذکور کے مجتهد شخصوں یعنے میر سید شریف
وغیرہ عالموں کي مروج اور درسي کتابوں سے
منشي رجب علي نیٹو پریچر
کي امداد سے اُردو زبان میں
ترجمه کیا *

لکھنئو

امریکن مشن چھاپه خانه میں
پادري وا صاحب کے اهتمام سے چھپا

سنه ۱۸۶۹ ع

دیباجہ

ہرگاہ یہہ امر محقق اور مسلم الثبوت ھی کہ ھم لوگ جو مسیحی کہلاتے ھمارا عقیدہ اور ھماری تحقیقات اور بھی ھمارا تجربہ یہہ ھی کہ انسانی عقل محکوم اور ربانی الہام حاکم ھی نہ کہ اسلام والوں کی طرح (جیسا مولوی سید محمد ھادی لکھنوی نے مولوی سید محمد مجتہد فرقہ امامیہ کی اعانت سے کتاب کشف الاستار نام یا جیسا مولوی سید آل حسن نے کتاب استفسار اور مراسلات مباحثہ دینی میں لکھا ھی) الہی الہام پر انسانی عقل کو مقدم اور حاکم سمجھیں اور اگر فرض کے طور پر دم بھر کے لیئے تسلیم بھی کریں کہ آیا انسان کی عقل خدا کے کلام پر حاکم ھی تو بھی ایک باطل بات ٹھہرتی ھی زیرا کہ بدیہی ھی کہ اگر انسانی عقل مشکلترین کاموں کے انجام دینے میں کافی اور مکتفی ھوتی تو پر ظاھر ھی کہ آسمانی الہام کا نازل ھونا ایک امر تھا بیفائدہ مگر جبکہ انسانی عقل سے وے کام اور امور جو کرنے کے لایق تھے نہ ھو سکے تب الہی الہام نے نازل ھوکر وھی کام کہ جنسے انسانی عقل متحیر اور سرگردان تھی بخوبی انجام کو پہنچائے

نہ جاننے سے اُسکي حقيقت اور ماهيت کو جاننا بهتر
هى کيونکہ اگر اُس سے اور کچھ فائدہ نہ هوگا تو يهہ
ضرور هي هوگا کہ اُس چيز کي ماهيت اور حقيقت کي
تلاش اور جستجو ميں مصنوع سے صانع کي اور مخلوق
سے خالق کے وجود کي پکي دليل اور کامل برهان کو
حاصل کرکے هرآئينہ دهريوں اور ناستک مت والوں پر
تو غالب هونگے لهذا ارادہ هى کہ ايک عقلي علم يعنے
علم منطق ميں بزبان اُردو ايک رسالہ تاليف کيا جاوے
تا کہ حکيموں اور دانشمندوں کا مذکورہ قول عمل ميں
آوے اور علاوہ اِسکے اِس تاليف سے تيزي عقل اور درستي
فهم کے ماوراے تين فائدے خاص الخاص جنکا ذکر ذيل
ميں کيا جاتا هى حاصل هوں *

پهلا يهہ کہ جهل شى سے علم شى کا البتہ هر
صورت ميں بهتر هوتا هى خصوصا اُس حالت ميں کہ
جهل شى کے علم سے حق سبحانہ تعالى کي هستي کي
قاطعہ دليليں اور ساطعہ برهانيں حاصل هوں جسکے ذريعہ
سے اُسکے منکروں يعنے ناستک مت والوں اور دهريوں کو
ايک عجيب روشني کي طرف مائل کريں تاکہ وے
تاريکي اور اُسکے نتيجے سے بچ جاويں *

دوسرا يهہ کہ حجت بنگالہ مشهور اور سچ بهي هى
پس ظاهر هى کہ ملک بنگالہ وغيرہ ميں آج کل ايک
نئے مذهب يعنے برهم مت نام کي ذرا گرم بازاري هو

پس درصورتیکه انسان کي عقل ایک ناقص عقل هی اور که الهٰ‌تعالی کا کوئي کام بیفائدہ نهیں تو هم یهه نتیجه نکالتے هیں که الهي الهام حاکم اور مقدم اور انساني عقل محکوم اور موخر هی *

واضح هو که هماري اِس گفتگو سے کوئي حریف خواه نخواه یهه معني نه نکالے که آیا مسیحي لوگ عقل انساني سے انکار کرتے هیں هاشالله همارا یهه مطلب هرگز نهیں زیرا که وہ شخص جو سلیم‌طبع اور حق جو ذهن رکهتا جانتا هی که عقل انساني سے انکار کرنا اور بات هی اور عقل انساني کو الهام رباني پر حاکم اور مقدم سمجهنا اور بات غرض که هم لوگ عقل انساني کے بهي قائل هیں بشرطیکه وہ الهام رباني سے موافق اور مطابق هو همارا کام یهه هی که انساني عقل کو اُس حد تک استعمال کریں که جهاں تک وہ الهي الهام سے مطابقت پیدا کرے اور جهاں ایسي موافقت نهیں هوتي هم اُس عقل سے هاتهه دهوتے اور آسماني الهام پر بهروسا اور توکل رکهتے اور اُس سے هدایت چاهتے هیں المختصر هماري اِس گفتگو سے یهه مطلب نکلتا هی که هم لوگ انساني عقل کے بهي بشرطیکه الهي الهام سے موافق هو قائل هیں *

پوشیدہ نرهے که پرانے زمانے کے حکیموں اور دانشمندوں کا قول هی که جهل شی سے علم شی کا بهتر هوتا هی یعنے ایک چیز کي ماهیت اور حقیقت کے

پنڈتو پر پیچرنے تینوں امر متزکرہ بالا کا لحاظ کرکے اور بھی
باعث نہ ہونے کسی رسالہ اس علم کے اردو زبان میں اس
رسالہ کا پہلا حصہ اس علم کے مجتہد شخصوں یعنے میر
سید شریف وغیرہ معتبر فاضلوں کی مروج اور درسی
کتابوں سے ضروری مسلوں کو اقتباس کرکے تالیف کیا *
واضح ہو کہ اس حصہ میں اس علم کی وہ اصطلاحات
کہ جو اہل اسلام میں مستعمل ہوئی ہیں مرقوم کی گئیں
کیونکہ اکثر اہل اسلام سے کام پڑتا ہی اور بھی یہہ حصہ
ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہی *

پہلا باب علم منطق کی اصطلاحوں کے بیان میں

دوسرا باب تصورات کے ذکر میں

تیسرا باب تصدیقات کے بیان میں

اور پھر فرصت پاکر دوسرے حصہ میں علمائے فرنگ
کے علم منطق کا بھی ترجمہ کرینگے انشا اللہ تعالی اب
خدا تعالی سے ہماری یہہ دعا ہی کہ جس غرض سے یہہ
رسالہ تالیف ہوا اپنے اقنوم ثانی کے ذریعہ سے پورا کرے
آمین *

S. KNOWLES,

Missionary.

GONDAH, 1869.

رهي هی اور محقق انسان پرتو پوشیدہ نہیں کہ وہ
مذهب بالکل عقلي هی غرض که هم اِس نادر علم کے
وسیلے سے مثل مشہور کے بموجب که لوهی کا اوزار
لوهی هي کے ذریعه سے بنتا هی برهم مذهب کو جو
اِسي قسم کے علم کے نتیجه سے نکلا هی باطل کرسکتے
اور اُنکي مغرور وحدانیت کو جسپر وے بڑا فخر کرتے
پوچ ٹهہرا سکتے هیں *

تیسرا یهه که همارے پیارے بهائي اهل اسلام جو
تهوڑا بهت اِس علم سے واقفیت پیدا کرتے سو مسیحي
واعظوں کو مذهبي گفتگو میں اِس علم کے ذریعه سے
همیشه دهوکها دیتے اور اصل مطلب سے گریز کرجاتے هیں
نظیر میں دیکهئے مولوي سید آل حسن اور سید عبدالله
سبزواري اور مولوي سید محمد هادي لکهنوي اور سید
محمد مجتهد وغیرہ کا مباحثۂ جو ڈاکٹر فانڈر صاحب
سے هوا. اور اِن مباحثوں سے قطع نظر روز بروز تجربه کیا
جاتا هی که بعضے اهل اسلام همیشه ایساهي کرتے هیں
پس پر ظاهر هی که جب هم لوگ بهي اُنکے اِس عقلي
علم سے علم حاصل کریں تو اِس صورت میں غیر ممکن بلکه
مطلق محال هی که اُنکے دهوکهے میں آویں بلکه یهه
هوگا که هم لوگ هرگز هرگز اُنکو اصل مطلب سے
مذهبي گفتگو میں گریز نکرنے دینگے *

في الجمله مجهه پادري نولز صاحب اور رجب علي

پہلا باب

علم منطق کي اصطلاحوں کے بيان میں

برهان ایک قیاس کو کهتے هیں جو یقیني مقدمات سے مرکب هوتا که ایسے مقدمه کا نتیجه دیوے جو یقیني هووے نه که جسمیں ظن اور گمان پا یا جاوے جیسا سب سچے مسیحي مقبول هیں اور سب مقبول خدا کے پسند هیں پس اس سے یقیني نتیجه یهه نکلا که سب سچے مسیحي خدا کے پسند هیں*

برهان لمي وه هی که حد اوسط آسمیں ذهن اور نفس الامر کے بموجب علت حکم هو جیسا کهیں که یهه ذاتي گنهگار هی اور سارے ذاتي گنهگار سزا پاوینگے پس حد اوسط جو ذاتي گنهگار هی علت هی حکم کرنیکے واسطے اس سزا پانیوالے پر ذهن اور نفس الامر میں اور اسکو برهان لمي اس سبب سے کهتے هیں که دلالت کرتا هی لم پر اور علت حکم نفس الامر میں اور بعضے اور عالموں کي شرح کے بموجب برهان لمي وه هی که علت سے دلیل لیں معلول کي طرف چنانچه ذاتي گنهگار علت هی لمي کیواسطے اس حال میں انسان ذاتي گناه رکهتا

مقدمه

علم منطق کي تعریف اور اُسکے موضوع کے بیان میں

علم منطق ایک علم هی بمنزله ایک قانون کے دوسرے علموں کے لئے اور اُس قانون کي رعائت انسان کے ذهن کو مقدمات فکریه میں خطا کرنے سے بچاتي هی*

واضح هوکه هر ایک علم کا یهه خاصه هی که جبتک اُسکے موضوع کي حقیقت اور ماهیت معلوم نه کي جاوے تب تک اُس علم کا بخوبي حاصل هونا ذرا مشکل هی اور موضوع اُسکو کهتے هیں که جسمیں اُسکي بحث کیجاوے جیسا علم حساب میں عدد اور علم هیئات میں جرم فلکي اور علم طب میں انسانکا جسم موضوع هی اسطرح اس علم میں دلیل اور برهان موضوع هی کیونکه یهه علم عقل سے دلیل لانا سکهلاتا اور جهوتهي دلیلوں کے دهوکه سے بچاتا هی اور اس علم میں دلیل کا ذکر اور اسیکي بحث هی اور بس*

شکل کھینچتے ھیں چنانچہ مجمل طور پر تقریر آسکي
یوں ھی کہ اگر ابعاد کا لا حد
ھونا متحقق ھوتا تو البتہ ممکن
تھا کہ ایک مبدا سے دو خط دو
ساق مثلث کي مانند کھینچیں
اور جسقدر کہ اُن خطوں کو
کھینچتے جاویں دونوں ساقوں کے درمیان دوري بڑھتي
جاوے مثلا نقطہ (ا) سے دو خط بطرز مذکور کھینچیں اور
فرض کریں ایک خط پر نقطہ (ب) ایک گز کے فاصلہ پر اور
(د) دو گز کے فاصلہ پر اور (و) تین گز کے فاصلہ پر اور فرض
کریں دوسرے خط پر انتہا کے مقابل (ج) اور (ہ) اور (ز) مذکورہ
فاصلوں کے بموجب اور اُنکے درمیان خطوں کے نقطوں کو
ملاویں تو (د) (ہ) کا بعد زیادہ ھوگا (ب) (ج) کي دوري سے اور
(و) (ز) کا فاصلہ زیادہ ھوگا (د) (ہ) کے بعد سے پس اُن ھر دو
خطوں کو لا محدود کي طرف ممکن ھوگا اُنکے درمیان
لا محدود فاصلہ با وجود اِسکے کہ محدود ھوگیي وہ دوري
لا محدود حدوں کے درمیان اور یہہ امر لا محدود کي نفي
کر نیوالا ھی کیونکہ محدود ھونا حد کو چاھتا ھی
پس کیونکر لا محدود ھونا فاصلوں کا متصور ھوگا غرض کہ
لا محدود ھونا ابعاد کا باطل ھی*
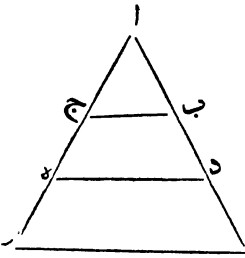
تصور اُسکو کھتے ھیں کہ ایک شي کي صورت کو

هی اور سب ذاتي گناہ رکھنےوالے سزا پاوینگے پس انسان سزا پاویگا*

برهان انيي وہ هی کہ حد اوسط اُسمیں علت حکم هووے صرف ذهن میں نفس الامر میں نهیں چنانچہ کها جاوے سچے مسیحي پاک تثلیث کے قائل هیں اور پاک تثلیث کے ماننے والے حقیقي خدا پرست هوتے هیں پس مسیحي حقیقي خدا پرست هیں مثال مذکور میں حد اوسط کہ پاک تثلیث کے ماننے والے هیں علت هی واسطے حکم کرنیکے سچے مسیحي کیواسطے جو حقیقي خدا پرست هی صرف ذهن میں اور اسکو برهان انيي اس واسطے کهتے هیں کہ دلالت کرتا هی انیت ثبوت حکم پر نفس الامر میں نہ لم علت حکم پر اور بعض فضلاء نے اسکي تصریح یوں کي هی کہ برهان انيي وہ هی کہ معلول سے دلیل لیں علت کي طرف جیسا بت غیر معبود هی اور سارے غیر معبود جهوٹھے معبود هوتے هیں پس بت جهوٹها معبود هی*

برهان سلمي وہ هی کہ اُس دلیل کے ذریعہ سے علم حکمت میں ابعاد یعنے عرض اور طول اور عمق کا محدود هونا ثابت کرتے هیں اور برهان سلمي اسواسطے کهتے هیں کہ اسمیں مطالب کے ثابت کرنیکے لئے زینہ کي مانند

اُوپر هووے جیسا جوھر کہ جسم مطلق کے اُوپر ھی اور
جسم مطلق جسم نامي یعنے بڑھنےوالے کے اُوپر ھی اور
جسم نامی حیوان کے اُوپر ھی اور حیوان انسان کے اُوپر
ھی اسي سبب سے انسان کو نوع سافل کہتے ھیں *

جوھر اُسکو کہتے ھیں کہ اپني ذات سے قایم
ھووے اور دوسرے کي ھستي پر محتاج نہ ھووے مثال
کے طور پر جیسا تختہ یا کپڑا برخلاف عرض کے کہ جو
اپني ذات سے قایم نہیں ھوتا چنانچہ نقش جو تختہ
پر یا رنگ کہ کپڑے پر ھووے کیونکہ بدیھي ھی کہ
تختہ کے بغیر نقش اور کپڑے کے بغیر رنگ محال ھی *

حد اُسکو کہتے ھیں کہ جس شی کي تعریف ذاتي
امروں سے کیجاوے چنانچہ مسیحي شخص کي تعریف
پاک تثلیث کا قائل برخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ایک
شی کي عارضي امروں سے ھی جیسا مسیحي آدمي
کي تعریف نہ نجات پانیوالا *

حد اوسط اُس دوبارہ لفظ کو کہتے ھیں کہ جو
صغریٰ کے پیچھے اور کبریٰ کے درمیان واقع ھوتا ھی مثال
کے طور پر کہ انسان ذاتي گنہگار ھی صغریٰ ھی اور ذاتي
گنہگار کا لفظ صغریٰ میں اور جتنے ذاتي گنہگار ھیں

بغیر حکم کے عقل اور ذھن میں حاصل کریں جیسا سلیمان اور داود کا تصور اور غلام کا تصور وغیرہ *

تصدیق اُسکو بولتے ھیں کہ تصور کے ساتھہ حکم ھووے چنانچہ کہا جاوے کہ عبداللہ لکھنے والا ھی یا کہا جاوے کہ عبداللہ لکھنے والا نہیں *

تالي و مقدم قضیہ شرطیہ کي دوسري جزو کو تالي اور اُسکي پہلي جزو کو مقدم کہتے ھیں جیسا کہ قضیہ حملیہ میں موضوع اور محمول بولتے ھیں شرطیہ میں تالي اور مقدم نام رکھتے ھیں چنانچہ مثال جب انسان نیا جنم پاتا ھی تب نجات حاصل کرتا ھی پہلے جملہ کو کہ جب انسان نیا جنم پاتا ھی مقدم کہتے اور دوسري جزو کو کہ تب نجات حاصل کرتا ھی تالي نام رکھتے ھیں *

جزئي اُسکو بولتے ھیں کہ اُسکي سمجھہ دوسروں کے شامل اور شریک ھونے سے اِنکار کرے جیسا کہ داود یا ابراھیم کا لفظ زیراکہ اِن لفظوں کي اطلاق انسان کے سوائے اور پر نہیں ھو سکتا *

جنس وہ ھی کہ جسکے نیچے کئي ایک نوع پائي جاویں جیسا کہ حیوان کا لفظ ایک جنس ھی اور اِسکے نیچے انسان اور دوسرے جانور پائےجاتے ھیں *

جنس عالي اُسکو کہتے ھیں کہ تمام جنسوں کے

نہیں یا یہہ کہیں کہ کوئي اِنسان خدا کے حضور شفیع نہیں تد

سالبه جزیه وہ هی کہ جسمیں بعض نفي کي هو چنانچه بعضے اِنسان بت‌پرست نہیں یا یہہ کہ بعضے آدمزاد اِلهي عقل نہیں رکھتے *

شکل بدیهي الانتاج اُسکو کہتے هیں کہ حد اوسط صغرىٰ میں محمول هو اور کبرىٰ میں موضوع بشرطیکه صغرىٰ موجبه هووے خواہ کلیه یا جزیه اور کبرىٰ کلیه هووے خواہ موجبه هووے یا سالبه جاننا چاهیئے کہ شکل دو قضیه سے مرکب هی اور یہہ بهي واضح هو کہ قضیه کے یعنے جمله هی پس پہلے قضیه کو صغرىٰ کہتے هیں اور دوسرے کو کبرىٰ نام رکھتے هیں اور وہ لفظ جو صغرىٰ کے بیچھے اور کبرىٰ کے درمیان هوتا هی اُسکو حد اوسط بولتے هیں جب شکل سے حد اوسط کو دور کیا جاوے تب نتیجه حاصل هوتا هی اور موضوع کے معنے مبتدا هی اور محمول کے معنے خبر شکل بدیهي الانتاج چاروں شکلوں میں سے پہلي شکل هی پہلي (۱) شکل کي مثال یہہ هی کہ سارے اِنسان خطاکار هیں اور سب خطاکار نامقبول هیں پس نتیجه یہہ نکلا کہ سارے اِنسان نامقبول هیں دوسري (۲) شکل کي مثال یہہ هی کہ پراني اِنسانیت

نامقبول هیں کبری هی ذاتي گنهگار کا لفظ کبری میں
اِن دونوں لفظوں کو جو دو بار آئے حد اوسط کهتے هیں *

خاصه اُسکو کهتے هیں که ایک خاصیت یا کئي
ایک خاصیات ایک هي میں پائي جاویں اور غیر میں
نه پائي جاویں جیسا قادر مطلق هونا یا حاضرو یا ناظر
ازلي و ابدي هونا خدا کے سوا کسي اور میں نهیں پایا
جاتا هی اور که تمام دنیا کا شفیع هونا یسوع مسیح هي
میں پایا جاتا هی اور کسي میں نهیں پایا جاتا اب هم
کهتے هیں که شفاعت کا امر مسیح یسوع کا خاصه اور
اگر وهي امر غیر میں پایا جاوے تو کچهه خصوصیت
نه رهي بلکه وه امر عام هوگیا مگر هرگاه که یهه مسیح
میں بخوبي پایاجاتاهی پس شفاعت اُسکا خاصه هی *

دلیل ترسي علم حکمت میں اِس دلیل سے
۱ ۲ ۳
ابعاد کا جو مراد عرض اور طول اور عمق سے هی محدود
هونا ٹهہراتے یعنے ابعاد کے لامحدود هونے کو باطل کرتے
هیں دلیل اور برهان میں فرق یهه هی که برهان خاص
هی اور دلیل عام *

سالبه کلیه اُسکو کهتے هیں که جسمیں کل کي
نفي هو جیسا کهیں که کوئي آدمزاد پاک اور بے عیب

که اکبر هی یعنے فردوں میں بہت هی کیونکه نامقبول
جمادات اور نباتات اور حیوانات کو شامل هي *

صنف اُسکو کہتے هیں که جنکے نیچے فردیں پائی
جاویں چنانچه فرنگي اور عربي اور هندوستاني اور چیني
وغیره *

عکس مستوي قضیه حملیه میں وه هی که
موضوع کو محمول کریں اور محمول کو موضوع جیسا که
ساري اِنسان گنہگار هیں اُسکا عکس یوں هوا که بعضے
گنہگار اِنسان هیں اور قضیه شرطیه میں وه هی که مقدم
کو تالي کریں اور تالي کو مقدم چنانچه جسوقت اِنسان
یسوع مسیح پر ایمان لاتا هی بس نجات حاصل هوتي
هی اور اُسکا عکس یوں هوا جسوقت نجات حاصل
هوتي هی اِنسان یسوع مسیح پر ایمان لاتا هی *

عرض وه هی که اپني ذات سے قائم نه هووے بلکه
غیر کے وجود پر قائم هووے جیسا که نقش جو تخته پر
یا رنگ جو کپڑے پر هوتا هی کیونکه تخته کے بغیر نقش
اور کپڑے کے بغیر رنگ محال هی *

عرض عام اُس کل کو کہتے هیں که اکثروں پر جو

خطاکار هی اور خطاکار کو مقبولیت نہیں نتیجه یہه
۳
برآمد هوا که برائي اِنسانیت کو مقبولیت نہیں تیسري
شکل کي نظیر یہه هی که سارے اِنسان دل کے اندهی
هیں اور سارے اِنسان خطا کرنےوالے نتیجه یہه هی که
۴
بعضے دل کے اندهی خطا کرنےوالے هیں چوتهي شکل
کي مثال یہه هی که سارے اِنسان مخلوق هیں اور سارے
خطاکار اِنسان نتیجه یہه نکلا که بعض مخلوق خطاکار هیں *

صغریٰ شکل کے دونوں قضیوں میں سے پہلے قضیه
کو صغریٰ کہتے هیں زیرا که وہ اصغر یعنے چهوٹے جمله پر
مشتمل هی اور نتیجه کے موضوع کو اصغر کہتے هیں اور
نتیجه کا موضوع اکثر خاص هوتا هی اور ہرظاهر هی
که عام کي نسبت خاص قلیل هی فردوں کي نسبت
جیسا که اِس فقرہ میں سارے اِنسان گنہگار هیں اور
سب گنہگار نامقبول هیں پس یہه جمله که سارے اِنسان
گنہگار هیں صغریٰ هی اور یہه جمله که سارے گنہگار
نامقبول هیں کبریٰ هی اور نتیجه اِن هردو کا یہه که
سارے گنہگار نامقبول هیں غرض که اِنسان کا لفظ نتیجه
کا موضوع هی یعنے مبتدا اُسکا اور نامقبول کا لفظ نتیجه
کا محمول هی یعنے اُسکي خبر پر ظاهر هی که اِنسان
کي فردیں اصغر یعنے تهوڑي هیں نامقبول کي نسبت

فصل قریب اسکو بولتے هیں که اپني نوع کو تمام مشارکات سے جنس میں جدا اور الگ کرے جیسا اِنسان کي نسبت ناطق کا لفظ جسکے معني بولنیوالا هی *

فصل بعید اُسکو کہتے هیں که اپني نوع کو تمام مشارکات سے جنس میں في الجمله امتیاز دیوے چنانچه انسان کي نسبت حساس کا لفظ جسکے معنے چھونے والا هی *

قضیه اُسکو بولتے هیں که کئي ایک لفظوں سے مرکب هو اور بھي احتمال سچ اور جھوٹھ کا رکھتا هووے جیسا که دنیا فاني هی اور اِنسان ذاتي پاک هی *

قضیه کلیه وہ هی که اُسمیں تمام فردوں موضوع پر حکم کیا جاوے چنانچه سارے اِنسان دل کے اندھی یا یہه که سب بني آدم ذاتي خطاکار هیں *

قضیه جزیه وہ هی که اُسمیں موضوع کي بعضي فردوں پر حکم کیا جاوے جیسا بعضے اِنسان از سر نو پیدا هوئے یا که بعضے اِنسان کامل هیں *

حقیقت اور جزو اور فردوں میں مختلف هوں صادق آوے
چنانچه جاندار کا لفظ اِنسان اور گھوڑے وغیرہ چارپایوں
پر صادق آتا هی یا مسیحي اور محمدي اور هندو اِنسان
هیں پس اِنسان کا لفظ تینوں پر ٹھیک آتا هی کیونکه
گو مسیحي اور هندو اور محمدي کا انجام مختلف هی
مگر اِنسانیت میں ایک هیں *

علت اُس چیز کو کهتے هیں که جسکے ذریعه سے
دوسرے امر کو حاصل کریں اور یهه علت که جسکو سبب
بهي بولتے هیں چار قسم پر هی پهلا اگر سبب مسبب
میں درپرده داخل هو اُسکو علت مادي نام رکهتے هیں
چنانچهه لکڑي کي نسبت چوکي کے ساتهه دوسرا اگر
سبب مسبب میں ازروے ظاهر داخل هووے اُسکو علت
صوري کهتے هیں جیسا چوکي کي صورت که چار پهلو
هی یا چهه پهلو وغیره تیسرا اور اگر سبب خارج هو اور
بهي وه سبب بنانیوالا هی اُسکو علت فاعلي کهینگے
جیسا بڑهي چوتها اگر اُسکا ایجاد اور بنایا جانا اسیواسطے
هی اُسکو علت غائي کهینگے جیسا چوکي پر بیٹهنا
واضح هو که علت غائي گو تمام علتوں سے ظهور میں
پیچهے هی مگر ذهن اور عقل میں سب علتوں سے
پهلے هی *

مادہ صغریٰ اور کبریٰ میں موجود ہووے مگر اُسکے جزون
کي ترتیب میں موجود نہ ہووے چنانچہ مسیح کي
پیدایش روح القدس سے ہی اور جسکي پیدایش
روح القدس سے ہی وہ خدا ہی پس نتیجہ اُسکا یہہ
نکلا کہ مسیح خدا ہی *

قیاس استثنائي وہ ہی کہ اُسمیں عین نتیجہ
یا نقیض اُسکي بالفعل مذکور ہووے جیسا کہ جسوقت
اِنسان از سرنو پیدا ہوتا ہی تو نجات پاتا ہی مگر
اِنسان نے تو نیا جنم نہیں پایا ہی پس نتیجہ اُسکا
یہہ ہی کہ نجات نہیں پائي اب واضح ہو کہ یہہ نتیجہ
اپني ہیئت پر بالفعل موجود ہی اور اگر اسیطرح ہر
استثنا کریں کہ جسوقت اِنسان نیا جنم پاتا ہی پس
نجات حاصل ہوتي ہی لیکن نجات حاصل نہیں بس
نتیجہ اُسکا یہہ ہی کہ نیا جنم نہیں پایا اِس صورت
میں قیاس کے درمیان نتیجہ کي نقیض موجود ہی
اور وہ مراد نیا جنم پانے سے ہی *

قول شارح مرکب ہی جو محمول ہوتا ہی معرف
پر تا فائدہ دیوے تصور اُسکا اور قول کا مرکب نام رکھتے
ہیں اور شارح شرح کرنیوالا اور یہہ مرکب جو شارح

قضیه شرطیه اُسکو کہتے هیں کہ جسمیں شرط پائي جاوے مثال کے طور پر یہہ هی کہ جسوقت اِنسان نیا جنم پاتا هی نجات حاصل هوتي هی اور اگر از سرنو پیدا نہیں هوتا تو نجات نہیں پاتا *

قضیه منعکس وہ هوتا هی کہ اُسمیں پہلے جزو کو دوسرے جزو سے تبدیل کیا جاوے مگر اُس وجہہ پر کہ اِثبات اور نفي اور سچائي ویسي کي ویسي رهي نہ کہ کلیت اور جزیت اور جهونٹهہ چنانچہ اِس فقرے سے کہ سب اِنسان حادث هیں اور بعضے حادث اِنسان هیں قضیه منعکس نکلتا هی *

قضیه مهمله اُسکو کہتے هیں کہ اُسکا موضوع معین شخص نہ هووے اور بهي اُسمیں کلیت اور جزیت کا بیان نہ پایا جاوے چنانچہ اِنسان نجات کا محتاج هی *

قیاس ایک قول هی جو دو جمله سے مرکب هوتا هی اور اُسکو شکل بهي کہتے جیسا کہ گنہگار اِنسان جب سچي توبه کرتاهی تب مسیح یسوع کا مقبول هوتاهی *

قیاس اقتراني وہ هی کہ اُسمیں نتیجه بالفعل مذکور نہ هووے بلکہ باطن میں هووے یعنے نتیجه کا

سارے اِنسان نامقبول هیں پس اِنسان کا لفظ نتیجه کا
موضوع هی اور نامقبول کا لفظ اُسکا محمول پر ظاهر هی
که نامقبول کي فردیں اکبر هیں یعنے کثیر هیں اِنسان
کي فردوں سے کیونکه نامقبولیت اکثروں پر شامل هی *

لادوام ذاتي اُسکو کهتے هیں که ایک شی کي
ایک صفت کي ایک وقت میں وقتوں سے سلب یعنے
نفي کیجاوے جیسا که سارے لکهنےوالے بالضرورت اپنی
انگلیوں کو حرکت دیتے هیں اُسوقت تک که جبتک
لکهتے رهتے هیں نه همیشه یا جیسا یهه تمثیل که سارے
اِنسان گناه کرتے هیں اُسوقت تک که جب تک نیا جنم
نهیں پاتے نه همیشه *

موضوع مبتدا کو کهتے هیں جو خبر کے مقابله
میں هوتا هی اور خبر کو جو موضوع یعنے مبتدا کے مقابله
میں هو اُسکو محمول کهتے هیں جیسا که یهه نظیر یسوع
مسیح الوهیت میں اقنوم ثاني پس یسوع مسیح
موضوع یعنے مبتدا هی اور الوهیت میں اقنوم ثاني
محمول یعنے خبر اُس مبتدا کي هی *

محمول خبر کو کهتے هیں که جو مبتدا یعنے موضوع
کے مقابله میں هووے اور محمول همیشه موضوع کے
مقابله میں هوتا هی علم منطق کے فاضل لوگ مبتدا

معرف هوتا هی اسي جهت سے قول شارح کهتے هیں
جیسا که پاک تثلیث کا قائل قول شارح هی که محمول
هوتا هی اور مسیحي کا لفظ معرف مشروح *

کلي اُسکو کهتے هیں که جسکا سمجهنا دوسروں کے
شریک اور شامل هونے سے انکار نکرے جیسا که حیوان
کا لفظ ایک کلي هی کیونکه یهه لفظ اِنسان اور بهایم پر
صادق آتا هی *

کبری شکل کے دوسرے جزو کو کبری کهتے هیں
اور کبری اس سبب سے کهتے هیں که اُسمیں کلیت
همیشه ثابت هی جیسا که یهه نظیر جهان بدلنیوالا
هی اور جتنے بدلنیوالے هیں سو حادث هیں پس جهان
حادث هی اب شکل میں جهان بدلنیوالا هی سو
صغری هی اور یهه جزو که جتنے بدلنیوالے سو حادث
هیں کبری هی اور بعضے فاضل کهتے هیں که دوسرے
قضیه کو کبری اس سبب سے کهتے هیں که وه
مشتمل هی اکبر پر اور اکبر محمول نتیجه کو بولتے هیں
کیونکه نتیجه اکثر عام هوتا هی اور عام خاص کي نسبت
بڑا هی یعنے فردوں میں کثیر هی چنانچه سارے اِنسان
گنهگار هیں صغری هی اور جتنے گنهگار هیں نامقبول
هیں کبری هی نتیجه اِن هردو شکلوں کا یهه هی که

مٹي کا برتن معلول هی اور کمهار علت یا چوکي معلول
هی اور بڑهي علت *

مقولات عشر ایک جوهر اور نه عرض کو کهتے هیں
اور جوهر کي فردیں پانچ هیں پهلي جسم دوسري هیولا
تیسري صورت چوتهي نفس ناطقه پانچویں عقل *

موجبه کلیه اُسکو کهتے هیں که اُسمیں کل کا
اِثبات پایا جاتا هے جیسا سارے اِنسان خطاکار آدم
کي نسل هیں یا سب آدمزاد دل کے اندهے هیں *

موجبه جزیه وه هے که جسمیں بعض کا اِثبات
هووے جیسا بعضے اِنسان روح‌القدس سے معمور هیں یا
بعضے اِنسان نیا جنم پائے هوئے هیں *

نوع اُسکو کهتے هیں که اُسکے نیچے اصناف واقع هوں
جیسا اِنسان نوع هے اور اُسکے نیچے چیني فرنگي
هندوستاني وغیره اصناف پائےجاتے هیں اور بهي نوع
اُس کلي کو کهتے هیں که اُن ذاتوں پر که جنکي حقیقت
ایک هو واقع هووے جیسا که اِنسان کا لفظ سلیمان اور
ذکریا اور حجي پر صادق آتا هے اور بهي گهوڑے کا لفظ
که هر گهوڑے پر یهه لفظ درست آتا هے وغیره مثالیں *

کو موضوع کہتے اور خبر کو محمول بولتے ہیں چنانچہ
یسوع مسیح الوهیت میں اقنوم ثاني پس یسوع مسیح
موضوع اور الوهیت میں اقنوم ثاني محمول هی اور
واضح هو که موضوع محمول کے بغیر نہیں هوسکتا اور
جہان موضوع محمول کے بغیر پایا جاوے وہ فقرہ یا
یا قضیه بے معني هوگا *

محکوم علیه و محکوم به اِن هردو کا بیان اِس
ترکیب میں هی چنانچه روح القدس قدیم بس اِس
مقام پر روح القدس کو محکوم علیه کہتے اور قدیم کو محکوم
به نام رکھتے هیں یا یهه فقره که جهان فاني اسمیں جهان
محکوم علیه اور فاني محکوم به هی *

معرف اُسکو کہتے هیں که مطلوب تصور تک
پہنچاوے جیسا ازلي اور ابدي خدا کے تصور تک پہنچاتا
هی یا تمام جهان کي نجات دینیوالا یسوع مسیح کے
تصور تک پہنچاتا هی *

معلول وہ چیز هی که جسکو علت اور اُسکي ضروري
سببوں سے ثابت کریں جیسا که مخلوقات اور خالق سے
ثابت هی که مخلوقات معلول هی اور خالق علت یا

وہ هی که نه جمع هووے اور نه معدوم چنانچه هی اور
نهیں اور زندگی اور موت اور ضد وہ هی که جمع نهوں اور
دونوں معدوم هو جاویں جیسا که سیاہ اور سپید ممکن نهیں
که جمع هوں مگر یهه هوسکتا هی که هردو نهوں بلکه زرد
هو غرض که اجتماع نقیضین بهي اِسیکو کهتے هیں که
ایک شي ایک وقت میں موجود یا غیر موجود هووے
اور ایک جوهر میں دو صفتوں حقیقي کا اِس طور پر که
ایک صفت باطن میں پائي جاوے اور دوسري صفت ظاهر
میں پایا جانا نه محال هی اور نه اجتماع نقیضین هی
البته اگر دونوں صفتیں ایک هي جسم میں اور ایک هي
وقت میں ظاهر طور پائي جاویں تو اجتماع نقیضین هیں
مثلا یسوع مسیح ایک جوهر هی جسمیں دو حقیقي اور
اصلي حقیقین یعنے الوهیت باطن میں اور اِنسانیت
ظاهر میں پائي جاتي هیں پس اِس کو اجتماع نقیضین
نهیں کهتے اور اگر کوئي اِس امر کو ضد اور اجتماع نقیضین
سمجهی تو ایسا آدمي یا تو متعصب هوگا یا اِنساني
عقل سے خالي*

نه عرض جاننا چاهیئے که موجود دو قسم پر هی
ایک واجب الوجود دوسرا ممکن الوجود پس واجب الوجود
وہ هی کو جو اپني ذات سے واجب اور که اُسکا وجود

نتیجه اُس قول کو کہتے هیں که جو صغریٰ اور کبریٰ کي جزوں کے ملانے سے اور بهي اُس لفظ کو جو دوبار آتا جسکو حد اوسط کہتے نکالنے سے حاصل هوتا هے چنانچه یسو مسیح اقنوم ثاني هے کا جمله صغریٰ هے اور اقنوم ثاني خدا هے کا فقره کبریٰ کے طور واقع پس یسو مسیح خدا هے کا جمله نتیجه هے اور اقنوم ثاني کا جمله جو صغریٰ کے آخر اور کبریٰ کے پہلے هے حداوسط هے*

نسبت حکمیه محکوم علیه اور محکوم به کے لفظ کو اوپر بیان کیا گیا هے پس اِن دونوں کے آخر میں جو لفظ هے آتا هے أسکو نسبت حکمیه کہتے هیں کیونکه هے کا لفظ نسبت حکمیه پر دلالت کرتا هی اورفارسي زبان میں است کا لفظ اور عربي زبان میں هو کا لفظ اور اُردو زبان میں هی کا لفظ نسبت حکمیه پر دلالت کرتا هی اور اِسیکو نسبت حکمیه کہتے هیں*

نقیض ایک شی کي نفي کو نقیض کہتے هیں چنانچه سارے اِنسان ذاتي گنہگار هیں بعضے اِنسان ذاتي گنہگار نہیں یهه دونوں قضیئے آپسمیں نقیض هیں نفي اور اِثبات کے اعتبار پر پہلا سچا هی دوسرا جهوٹها جاننا چاهیئے که نقیض اور ضد کے درمیان فرق هی نقیض

کم اور وہ عرض هی کہ اُسکا علاقہ غیر کے تعقل پر نہیں هوتا
اور بهي اپني ذات کے اعتبار پر تقسیم کے قابل هوتا هی
اور یہہ دوقسم پر هی پہلا منفصل کہ اُسمیں خبریں
متمائیزالوجود ظاهر طور پر موجود هوں جیسا عدد کہ
احاد سے مرکب هی اور وہ احاد اُسمیں جدا جدا موجود
هوں دوسرا متصل کہ تقسیم کے قابل نہ هووے لیکن
خبریں متمائیزالود اُسمیں ظاهر طور پر موجود نہ هوں
جیسا کہ ایک چیز کي لنبائي کي تعداد کہ کتنے گز هو
تیسرا این اور وہ ایک شکل هی کہ جو جسم کو مکان میں
رهنے سے عارض هوتي هی چوتها متي اور وہ ایک شکل
هی کہ جو جسم کو زمانے میں رهنے سے لاحق هوتي
هی پانچواں مضاف یعنے اضافت اور وہ مراد هی دو
چیزوں کے درمیاں کي نسبت جیسا کہ عبدیت جو
درمیان عابد اور معبد کے نسبت هی چهٹهواں وضع اور
وہ مراد هی اُس شکل سے کہ جو ایک چیز میں باعتبار
اُسکي نسبت کے داخل اور خارج امروں کي طرف
حاصل هوتي هی جیسا کہ اُٹهنے اور بیٹهنے کي شکل
ساتواں فعل اور وہ شکل هی غیر قار کہ جو فاعل کے
درمیان ایک چیز کے بنانے میں اور بهي بسبب تاثیر
کرنے اُسکے منفعل میں حاصل هوتي هی چنانچہ آرہ
کش میں آرہ کشي کے وقت ایک صورت حاصل هوتي

اُسکي ذات کے اعتبار پر ضروري هووے اور وہ اللہ تعالی
آسماني باپ هی کہ محض بسیط هی اور جنس و فصل
سے مرکب نہیں اور ممکن الوجود وہ هی کہ نہ وجود اُسکا
ضروري اور نہ هونا اُسکا ضروري هووے اور وہ مخلوقات هی
جاننا چاهیئے کہ ممکن الوجود دوقسم پر هی پہلا جوهر
اور وہ اُس ممکن سے مراد هی جو اپني ذات سے
قایم هو یعنے محل کا محتاج نہو اور عرض اُسکے برخلاف
هی کہ اپني ذات سے قایم هو اور بهي محل کا محتاج
هووے جوهر کي فردیں پانچ هیں پہلي جسم اور جسم اُس
چیز سے مراد هی کہ جسمیں ابعاد ثلثہ یعنے طول اور عرض
اور عمق پائي جاویں دوسري هیولا تیسري صورت چوتهي
نفس ناطقہ پانچویں عقل دوسرا عرض اور وہ نو هیں پہلا
کیف اور وہ اپني ذات کے اعتبار پر نہ تقسیم هونے کا تقاضا
رکهتا هی اور نہ نہ تقسیم هونے کا اگرچہ اپنے محل کي
متابعت سے تقسیم هونا یا نہ تقسیم هونا قبول کرتا هی
جیسا سپیدي اور سیاهي یا گرمي اور سردي وغیرہ کیونکہ
یہہ کیف اگر جسم کے ساتهہ عارض هوتے تو تقسیم کئے
جاتے هیں اور جب نقطہ کے ساتهہ لاحق هوتے هرگز
تقسیم نہیں هوسکتے اور یہہ کیف بهي دوقسم پر هی پہلا
کیف جسماني جیسا کہ ابهي بیان هوا اور دوسرا کیف
نفساني کہ جو نفس ناطقہ کے ساتهہ لاحق هوتا هی
جیسا دانشمندي اور ناداني اور علم اور جهل وغیرہ دوسرا

کي بابت اُسکا راے ایک ناقص راے تها اور اُس نے
اِس راے کو اپني ایک کتاب طیمعوس مین لکها هی
اور علاوه هر ایں اِسلام کے حکیموں نے بهي کچهه ایسا هي
دعوي کیا هی مگر بات یهه هی که اگر اُنکے راے کو ایک
دم بهر کے لئے مان بهي لیں تو بهي باطل بات هی زیراکه
اگر بهي امر هی تو دور تسلسل لازم آتا هی چونکه دور
تسلسل باطل هی لهذا اُنکے راے بهي باطل هیں*

هی آٹھواں انفعال اور وہ ایک صورت هی غیر قار کہ جو
منفعل میں نئے بننے سے اور بھي بسبب فاعل کي تاثیر
کرنے کے اُسمیں ظاهر هوتي هی جیسا کہ لکڑي میں اُسوقت
کہ جب آرہکشي کا اثر قبول کرتي ایک شکل نمودار
هوتي هی نواں ملک اور وہ ایک صورت هی کہ جسم
میں ظاهر هوتي هی جبکہ خارجي امو اُسکو گھیر لیتے
اور کہ جسم ایک مکان سے انتقال کرتا هی اور یہہ برابر
هی کہ خواہ جسم کي تمام جزوں کو گھیرلے یا بعضے
اجزأ کو احاطہ کرے جیسا کہ آدمي کو برقہ یا ٹوپي
پہننے یا عمامہ باندھنے سے ایک شکل حاصل هوتي هی
یہاں تک بیان نہ عرض کا هی *

هیولا هر چیز کي ماهیت واصل اور بیخ وبنیاد کو
کہتے هیں اور فضلائے علم منطق کي اصطلاح میں ایک
جوهر کو کہتے هیں کہ جسم کي صورت کا محل هووے
جاننا چاهیئے کہ افلاتوں جو اگلے زمانے کے مشہور حکیموں
میں سے هی اور جو یسوع مسیح کے زمانے سے چارسو
برس پیشتر تھا هیولا کي بابت اُسکا ایسا گمان اور خیال
تھا کہ گویا هیولا قدیم هی اور خدانے اُس سے مخلوقات
کو پیدا کیا هی اِگرچہ حکیم مذکور خدائے واحد اور قدیم
اور خالق آسمان و زمیں پر بھي ایمان رکھتا تھا مگر هیولا

میں که اُسکو ذهن بھي کہتے هیں حاصل هووے یا تصور
هوگا یا تصدیق کیونکه وہ صورت جو ذهن میں حاصل
هوگئي هی اگر صورت نسبت ایک چیز کی دوسري
چیز سے اِثبات کے ساتھه هی جیسا که ابراهیم لکھنےوالا
هی یا نفي کے ساتھه چنانچه ابراهیم لکھنےوالا نهیں
اُس صورت کو تصدیق کہتے هیں اور اگر وہ صورت جو
حاصل هوئي هی نسبت مذکورہ سے غیر صورت هی
اُسکو تصور کہتے هیں پس علم منطق جو اِدراک سے
مراد هی تصور اور تصدیق پر منحصر هی *

۲ فصل

جاننا چاهئے که نسبت ایک چیز کی دوسري چیز
سے خواہ اِثبات کے ساتھه اور خواہ نفي کے ساتھه هووے
تین وجهه پر هی ایک حملي جیسا که اوپر معلوم هوا
دوسري اتصالي جیسا که کہاجاوے اگر آفتاب طلوع هوگا
تو دن هوگا یا کہاجاوے ایسا نهیں اگر سورج نه نکلا هوگا
رات هوگي تیسري انفصالي چنانچه کہاجاوے یهه
عدد زوج هوگا یا فرد کہاجاوے ایسا نهیں که یهه شخص
یا اِنسان هوگا یا حیوان پس حملي واتصالي وانفصالي
کي نسبت کا اِدراک اِثبات کے ساتھه یا نفي کے ساتھه
تصدیق هوگا اور اُسکو حکم بھي کہتے هیں اور اُنکے ماوراے

دوسرا باب

تصورات کے بیان میں

---

۱ فصل

جاننا چاهیئے که اِنسان میں ایک قوت هی جسکو
دراکه کهتے هیں اور اُسمیں چیزوں کي صورتیں نقش هوتي
هیں جیسا که آئینه میں هر ایک چیز کا عکس نظر
آتا هی مگر اِنسان کي قوت دراکه میں آئینه کي نسبت
یهه فرق هی که آئینه میں صرف محسوسات چیزوں
کي صورتیں حاصل هوتي هیں اور اِنساں کي قوت دراکه
میں کیا محسوسات چیزوں کي صورتیں اور کیا معقولات
چیزوں کي شکلیں دونوں حاصل هوتي هیں اور محسوسات
چیز اُسکو کهتے هیں که ایک حواس کے ذریعه سے پانچوں
حواسوں سے معلوم هوجاوے اور پانچوں حواس یهه هیں
دیکهنا سننا سونگهنا چکهنا چهونا اور معقول شی اُسکو
کها جاتا هی که مذکوره پانچوں حواسوں کے وسیلے سے
نه پائی جاوے اور هر صورت جو اِنسان کي قوت مدرکه

رکھے چنانچہ روح اور فرشتہ اور مانند آنکے معلوم کرنا اور
اِس تصور کو تصور نظري کہتے هیں اور اِسیطرح پر تصدیق
بھي دوقسم پرهی پہلا تصدیق ضروري جو نظر اور فکر
کا محتاج نہ هووے جیسا کہ اِس امر کا تصدیق کہ سورج
روشن هی اور آگ گرم هے دوسرا تصدیق نظري کہ فکر اور
نظر کا محتاج هووے چنانچہ عالم کا صانع موجود هی
اور کہ دنیا فاني هی وغیرہ *

۴ فصل

نظري تصور کو ضروري تصور سے اور تصدیق نظري کو
تصدیق ضروري سے نظر اور فکر کے راہ سے حاصل کرسکتے
هیں اور وہ مراد هی تصدیق حاصلہ اور یا تصوروں کي
ترتیب سے یعنے اُس طور سے ادا کئے جاویں کہ تصور یا
تصدیق حاصل نہ هوا هووے جیسا کہ حیوان کے تصور کو
ناطق کے تصور سے جمع کیا جاوے اور کہا جاوے حیوان
ناطق اِس مقام سے اِنسان کا تصور جو حاصل نہیں هوا
حاصل هوتا هی چنانچہ اِس امر کا تصدیق کہ عالم
متغیر هی اِس امر کي تصدیق سے کہ جو چیز متغیر
هی حادث هی جمع کیا جاوے اور پھر ایسا کہا جاوے
کہ عالم غیر متغیر هی اور جو چیز متغیر هی حادث
هی اِس مقام سے تصدیق کہ عالم حادث هی حاصل
هوتا هی *

کا اِدراک تصور هوگا اور جبکه تصدیق معلوم کرنا نسبت
ایک چیز کا هی دوسري چیز سے اِثبات یا نفي کے ساتهه
تو اُسکو تین تصور ضرور هیں ایک تصور منسوب علیه که
اُسکو محکوم علیه کهتے هیں دوسرا تصور منسوب به که
اُسکو محکوم به کهتے هیں تیسرا تصور نسبت بین بین
که اُسکو نسبت حکمیه کهتے هیں مثال کے طور پر تصدیق
میں که سلیمان قایم هی ضرور هوگا سلیمان سے که محکوم
علیه هی اور تصور قایم سے که محکوم به هی اور تصور
نسبت بین بین درمیان سلیمان اور قایم کے که نسبت
حکمیه هی تا بعد اُس سے اِدراک اُس نسبت کا اِثبات
یا نفي کي وجهه سے حاصل هووے پس هر تصدیق
تصور محکوم علیه اور تصور محکوم به اور تصور نسبت
حکمیه پر موقوف هوتا هی لیکن اِس فن یعنے علم منطق
کے حکیموں کے نزدیک اِن تینوں تصوروں سے کوئي تصور
تصدیق کي جزو نهیں *

۳ فصل

تصور دو قسم پر هی پهلا وه جو اُسکا حاصل هونا نظر
اور فکر کي حاجت نرکهے جیسا که تصور گرمي اور سردي
اور سیاهي اور سپیدي اور اُنکي طرح محسوسات چیزوں
کا معلوم کرنا اور اِس تصور کو تصور ضروري کهتے هیں
دوسرا وه جو اُسکا حاصل هونا نظر اور فکر کي حاجت

حاصل کرني اور کچهه شک نهیں که معرف اور حجت
حقیقت میں معاني هی نه لفظ مثال کے طور پر انسان
کا معرف حیوان ناطق کے معنےي هی نه لفظ اُسکا اور
حجت عالم کے حادث هونے کے مقدمه میں معنےي هی
نه لفظ اُسکا پس اِس نادر علم کے طالب کو بالذات
لفظوں کي کچهه حاجت نهیں مگر هاں یهه هی که
درصورتیکه سمجهنا اور سمجهانا معنیوں کا عبارت اور
لفظوں کے ذریعه سے هی اِس معقول وجه سے واجب
هوا که لفظوں کے حال میں اُسکي دلالت کے اعتبار کے
سبب معاني پر نظر کرے *

۷ فصل

اس علم کے محقق فاضل ایک شی کے اُس حیثیت
سے هونیکو جو اُسکے جاننے سے دوسري شی کا جاننا لازم
آوے اُسکو دلالت کهتے هیں اور بهي پهلي شی کا نام
دال اور دوسري کا مدلول نام رکهتے اور وضع خصوصیت
ایک شی کي هی دوسري شی سے اُس وجه پر که
پهلي شی کے علم سے دلالت کے سببوں کے باعث
دوسري شی کا علم حاصل هووے اور دلالت تین طور پر
هی پهلي دلالت وضعي هی اور دلالت وضعي اُسکو
کهتے هیں جسمیں فاعل کے فعل کو دخل هووے اور وه

٥ فصل

حیوانوں سے اِنسان کا یہہ فرق ھی کہ اِنسان مجہولات کو معلومات سے بطریق نظر حاصل کرسکتا ھی اور سارے حیوان ایسا نہیں کرسکتے پس ھرایک اِنسان کو بالکل واجب اور لازم ھی کہ نظر اور اُسکي صحت اور بھي اُسکے فساد کو پھچانے تاکہ جب چاھئے کہ ھر مجہول تصوروالے یا تصدیق والے کو معلومات تصوریہ یا تصدیقیہ سے بخوبي حاصل کرنا چاھے کرسکے مگر وہ اِنسان جو خدا کي طرف سے حقیقي طور پر ملھم اور صاحب وحي ھووے اُسکو کچھہ ضرورت نہیں کیونکہ وے پاک لوگ اِن چیزوں کے جاننے میں نظر اور فکر کے محتاج نہیں *

٦ فصل

جاننا چاھیئے کہ اِس فن کے عالموں یعنے علم منطق کے حکیموں کي اصطلاح میں تصوروں کے اُن مرتبوں کو جو دوسرے تصور تک پہنچانے والے ھوں مُعرف اور قول شارح کہتے اور اُن تصدیق کے مرتبوں کو جو دوسرے تصدیق تک پہنچانے والے ھوں حجت اور دلیل نام رکھتے ھیں پس غرض اِس علم کي یہہ ھی کہ معرف اور قول شارح اور بھي حجت اور دلیل سے بخوبي واقفیت

جو لفظ اپنے موضوع‌له کے تمام معني پر دلالت کرے اِس
جهت سے جو تمام معني اُسکے موضوع‌له کے هیں جیسا
که دلالت لفظ اِنسان کي حیوان ناطق کے معني پر اور
تضمني اُسکو کهتے هیں جو لفظ اپنے موضوع‌له کے جزو
معني پر دلالت کرے اِس باعث سے اُسکے موضوع‌له
کے معني کي جزو هی چنانچه لفظ اِنسان کي دلالت
صرف حیوان کے معني پر اور یا صرف ناطق کے معني
پر اور التزامي اُسکو کهتے هیں جو لفظ اپنے موضوع‌له کے
معني پر جو اُس سے خارج هو دلالت کرے جیسا که
اِنسان کے لفظ کي دلالت قابل علم اور کاریگري لکهنے
کے معني پر*

۹ فصل

پوشیده نرهی که لفظ اپنے تمام موضوع‌له پر صرف
وضع کے سبب دلالت کرتا اور جزو موضوع‌له پر بهي
وضع کے هي باعث دلالت کرتا هی اِس وجه سے که
بغیر فهم جزو کے فهم کل کا ممکن نهیں لیکن دلالت لفظ
کي اپنے موضوع له کے خارج معني پر لزوم کے قرینه کي
محتاج هی یعنے لفظ اپنے موضوع‌له کے خاص معني
خارج پر بے قرینه کے جو ذهن میں هووے دلالت نهیں
کرسکتا اِس معني سے که وه خارج اُس حیثیت سے
هووے که هرگاه موضوع‌له ذهن میں حاصل هووے وه
خارج بهی حاصل هووے اگر ایسا نهو اُس لفظ کو اُس

لفظوں میں ہوتا ھی جیسا کہ دلالت خطوں اور اِشاروں
کي معاني پر کہ اِن سے سمجھا جاتا ھی دوسري دلالت
عقلي ھی اور دلالت عقلي اُسکو کہتے ھیں کہ عقل
کے تقاضا سے ھووے اور وہ بھي دلالت وضعي کي مانند
لفظوں میں ھوتي ھی چنانچہ ویز کا لفظ جو سنا گیا
ھی کہ زید کے نام کا عکس ھی زید پر ھي صادق آتا
ھی نہ کسي جسم غیر جان پر اور یہہ دلالت غیر لفظوں
پر بھي درست آتي ھی مثال کے طور پر مخلوقات سے
خالق کا وجود اور مصنوع سے صانع کي ھستي ثابت
ھوتي ھی وغیرہ تیسري دلالت طُبعي ھی اور دلالت
طبعي اُسکو کہتے ھیں کہ طبع کے تقاضا سے ھووے اور
یہہ لفظوں میں پائي جاتي ھی جیسا کہ آح آح کي
دلالت درد سینہ پر اور غیر الفاظ میں بھي پائي جاتي
ھی چنانچہ دلالت دفعتا سرخي چہرہ اِنسان کي
شرمندگي پر اور یا دفعتا زردی چہرہ آدمي کي خوف
پر ظاھر ھوتي ھی *

۸ فصل

دلالتوں میں معتبر دلالت لفظیہ وضعیہ ھی کیونکہ
فائدہ دینا اور فائدہ لینا معنیوں سے عالموں کے نزدیک
ایک امر ھی عمدہ اور اُنکي عادت اِسي طریق پر ھی
اور یہہ دلالت تین طرح پر منحصر ھی پہلي مطابقي
دوسري تضمني تیسري التزامي مطابقي اُسکو کہتے ھیں

۱۲ فصل

لفظ کو جب ایک موضوع‌له هوتا هے اُسکو مفرد کہتے اور جب زیادہ موضوع‌له هوں اُسکو مشترک بولتے هیں اور هر ایک معنی میں قرینه کی حاجت هوتی هے جیسا که عین کا لفظ جو آنکه اور پانی اور زر وغیرہ کا موضوع هے اور اگر دو لفظ ایک معنی کے واسطے موضوع هوں تو اُسکو مترادف کہتے جیسا که اِنسان اور بشر اور اگر هر ایک کے لئے موضوع‌له دوسرا هووے اُسکا متباین نام رکھتے چنانچه آدمی اور گھوڑا *

۱۳ فصل

لفظ دال معنی مطابقت پر دو قسم هے پہلا مفرد دوسرا مُرکب مفرد اُسکو کہتے هیں که لفظ کی جزو دلالت نه کرے معنی مقصود کی جزو پر اور نه اُس سے دلالت مقصود هووے اور مرکب اُسکو کہتے هیں که لفظ کی جزو دلالت کرے معنی مقصود کی جزو پر اور اُس سے دلالت مقصود هووے اور مفرد کی چار قسم هیں پہلا یہه که جزو نه رکھے مانند استفہام کے الف کی دوسرا یہه که جزو رکھے ولیکن وہ جزو هرگز معنی کی جزو پر دلالت نرکھے مانند لفظ زید کی که ز اور ی اور د تو زید کے لفظ کی جزیں هیں پر لفظ کی جزو معنی کی جزو

پر دلالت کلي دايمي نه هوگي اور اِس علم کے فاضلوں کے نزدیك دلالت کلي دايمي معتبر هی اور علم اصول اور بیان کے عالموں کے نزدیك في الجمله دلالت کافي هی یعنے اِن عالموں کے نزدیك عقلي لزوم کي شرط نهیں بلکه لزوم هي صرف بس هی *

۱۰ فصل

هرگاه که موضوع له خالص هووے اُسکو لازم ذهني نهیں هوتا اِس موقع پر دلالت تضمني اور التزامي کے بغیر دلالت مطابقي هوتي هے لیکن دلالت تضمني اور بهي التزامي دلالت مطابقي کے ظهور میں نهیں آتي اور اگر موضوع له بسیط هووے تو اُسکو لازم ذهني هوتا هے اِس موقع پربهی دلالت تضمني کے دلالت التزامي هوتي هے اور اگر موضوع له مُرکب هووے اُسکو لازم ذهني نهیں هوتا اُس مقام پر بهی دلالت التزامي کے دلالت تضمني هوتي هے *

۱۱ فصل

لفظ کو جب اپنے موضوع له میں استعمال کریں اُسکو حقیقت کهتے هیں اور جب که موضوع له کی جزو یا اُسکے خارج میں استعمال کریں اُسکو مجاز بولتے اور ایسي جگهه قرینه ایك ضروري امر هے *

هیں اور علم نحو میں فعل اور اگر محکوم علیه هونے کي صلاحیت رکھے اُسکو اسم بولیتے هیں *

۱۵ فصل

مرکب لفظ دو قسم پر ہے تام اور غیر تام تام وہ ہے که اُسپر سکوت صحیح هووے یعنے جب متکلم اُس جگه سکوت کرے مخاطب کو انتظاري نهو ایسي انتظاري که محکو علیه کے ساتهه هووے محکوم به کے بغیر اور محکوم به کے ساتهه هووے محکوم علیه کے سوا اور مرکب تام اگر اپني ذات میں محتمل سچ اور جهوٹه کا هووے اُسکو جزو قضیه کهتے هیں اور تصدیقات میں یهي عمده ہے اور اگر سچ اور جهوٹه کا محتمل نه هووے اُسکو انشا بولتے هیں خواه دلالت کرے اپني ذات سے طلب پر جیسا که امر اور نهي اور استفهام اور خواه دلالت نکرے طلب پر جیسا تمنا اور امید ارر تعجب اور آواز اور مانند اُسکے اور محاورات میں یهه قسم یعنے انشا معتبر ہے اور غیر تام وہ ہے که اُسپر سکوت صحیح نهووے اور یهه منقسم هوتا ہے ترکیب تقئیدي پر که اُسمیں دوسري جزو پهلي قید کي هوتي ہے خواه اضافت کے ساتهه جیسا غلام زید خواه صفت سے چنانچه حیوان ناطق اور تصورات کے باب میں یهه عمده ہے اور ترکیب غیر تقئیدي وہ ہے

پر دلالت نہیں کرتي تیسرا یہہ کہ جزو رکھے اور وہ جزو
معني پر دلالت بھي رکھے مگر معني مقصود کي جزو
پر دلالت نرکھے جیسا علمیت کي حالت میں عبداللہ
کے کلموں کي مانند کیوں کہ اول جزو اُسکي کہ عبد ہے
عبودیت پر دلالت کرتي ہے اور دوسري جزو کہ اللہ
ہے دلالت کرتا ہے الوهیت پر اِلا عبودیت اور الوهیت
نہیں هیں یہہ جو دلالت کرتي هیں معني مقصود پر
کہ وہ ذات مقرر ہے چوتھا یہہ کہ جزو رکھے اور وہ جزو
معني کي جزو پر دلالت بھي رکھے لیکن وہ دلالت
مقصود نہ هووے جیسا کہ حیوان ناطق اِس حالت
میں کہ شخص اِنسان سے آگاہ هووے *

۱۴ فصل

مفرد تین قسم پر ہے اسم و کلمہ و ادات کیونکہ لفظ مفرد
کے معني اگر ناتمام هوں یعني صلاحیت نرکھتے هوں کہ
محکوم علیہ و محکوم بہ هوں اُسکو فن منطق میں ذات
کہتے هیں وجہ اسکي یہہ ہے کہ یہہ لفظ گویا کہ آلہ
ہے بعض لفظوں کي ترکیب میں بعض لفظوں سے اور
علم نحو میں اُسکو حرف بولتے هیں اور اگر معني اُسکے
تمام هوں اور بھي خالي اِس امر سے نہیں کہ لیاقت
رکھے کہ محکوم علیہ هوں یا نہ اگر نرکھے اُسکو کلمہ کہتے

نہ ہو اُسکو کلي کہتے ہیں چنانچہ اِنسان اور ہر ایک
کو اُن اکثروں میں سے اُس کلي اور جزئي کي اضافي
فردیں کہتے ہیں اور اضافي جزئي شاید کہ جزئي
حقیقي ہووے جیسا کہ اِنسان کے قیاس پر ابراہیم اور
شاید کہ کلي ہو اپني ذات میں لیکن جزئي اضافي
کلي دوسري ہوتي ہے چنانچہ حیوان کے قیاس پر
اِنسان *

۱۸ فصل

جب کہ ہم کلي کو حقیقت افراد اپني کے ساتھہ
قیاس کریں با تمام اپني فردوں کي حقیقت ہوگي یا
اپني افراد کي جزء حقیقت ہوگي یا اپني فردوں کي
حقیقت سے خارج ہوگي پس وہ جو اپني تمام فردوں کي
حقیقت ہوگي اُسکو نوعِ حقیقي کہتے ہیں جیسا اِنسان
کہ تمام ماہیت ابراہیم اور داود اور ذکریا کي ہے اور اُنکو ایک
دوسرے سے فرق نہیں مگر مقرر کئے ہوئے عارضوں سے کہ
انسان کي حقیقت اور ماہیت میں دخل نہیں رکھتا اور
جبکہ نوع حقیقي تمام ماہیت اپني افراد کا ہے تو
اُسکي فردیں متفق الحقیقت ہونگي پس جسوقت کہ
اُسکي فرد یا اُنکي فردوں سے سوال کریں کہ آیا تم کون
ہو اور تو کون ہے وہ نوع جواب میں بولیگا پس نوع

که اسم اور اداۃ یا دونوں اسم سے مرکب هووے جیسا
یهه فقره که گهر میں اوو یهه اسم اور اداۃ سے مرکب
هے اور یهه فقره که ایک سودو اور یهه دونوں اسموں سے
مرکب هے *

۱۶ فصل

دریافت کرنا معاني الفاظ مفرده اور بهي معلوم کرنا
معاني مرکبات غیرتام اور جاننا معاني مرکبات تام
انشائه اور حاصل کرنا معاني مرکبات موهومه اور واقف
هونا معاني مرکبات مشکوکه سے یهه تمام تصورات میں
شمار هوتے هیں اور ماورا اِسکے دریافت کرنا معني خبر
اور قضیه تصدیق کا هوتا هے یهه بحث لفظوں کي هے
جیسا که اِس مقام میں مناسب هے جب که تصدیق
موقوف هے تصور پر اسواسطے تصورات کے احوال کا بیان
تصدیقات کے سے پهلے کیا گیا *

۱۷ فصل

جو کچهه اِنسان کے ذهن میں متصور هوتا هے اگر
نفس اُس تصور کا اکثر آدمیوں کي شرکت سے واقع
هونے سے منع کرنےوالا هو اُسکو جزء حقیقي بولتے هیں
جیسا ابراهیم داود ذکریا وغیره واگر نفس اُس تصور کا
اکثر آدمیوں کي شرکت کے واقع هونے سے منع کرنےوالا

مذکورہ سوال صرف اِنسان سے کریں تو سوال اُسکے تمام
حقیقت مختصه سے هوگا اور جواب میں حیوان کہنا
غلط هی بلکه جواب میں حیوان ناطق کہنا صحیح هوگا
اِس مقام سے معلوم هوا که جنس کلي هی جو جواب
دینےوالي هوتي هی مختلف‌الحقایق امروں پر مذکورہ
جواب میں اور شاید که ایک حقیقت کے لئے کئي ایک
جنس هوں بعضے اُسکے اوپر بعضے اُسکے نیچے جیسا
حیوان که جنس اِنسان هی اور اُسکے اوپر وہ جسم هی
جسمیں قوت نامیه پائي‌جاتي هی اور جسم نامي کے
اوپر جسم مطلق هی اور جسم‌مطلق کے اوپر جوهر هی
اور وہ جنس که جواب میں تمام مشارکات سے اُس
جنس میں واقع هووے اُسکو جنس قریب کہتے هیں
جیسا حیوان که جو چیز اِنسان کے ساتهه حیوانیت میں
شریک هی جب اُسکو اِنسان کے ساتهه سوال میں
جمع کیا جاوے جواب حیوان هوگا اور وہ جنس که جواب
میں تمام مشارکات سے واقع نه هووے اُسکو جنس بعید
بولتے هیں جیسا جسم نامي که جو مشترک هی اِنسان
وحیوانات اور نباتات میں مگر سوال کے جواب میں
اِنسان سے نباتات کے ساتهه کہنےوالا هوگا اور سوال کے
جواب میں اِنسان سے حیوانات دوسروں سے کہنےوالا هوگا
اور هر جنس که جواب تمام مشارکات سے اُسمیں دوبار

کلي هوگا جو بولیگا مذکورہ سوال کا جواب متفق الحقیقت
امروں پر مثلا جس وقت کہ کہیں کون ہے ابراهیم اور
داود اور ذکریا جواب یہہ هوگا کہ انسان ہے اور وہ جو اپني
افراد کي جزء حقیقت هوگي اُسکو ذاتي کہتے هیں اور
بھي وہ منحصر هی جنس اور فصل پر کیونکہ وہ اپني
افراد کي جزء حقیقت اگر تمام مشترک هو اس حقیقت
اور دوسري حقیقت میں اُسکو جنس کہتے هیں اور مراد
تمام مشترک کے ساتھہ وہ هی کہ اُن دوحقیقتوں کے
درمیان کوئي جزء مشترک خارج اُس سے نہ هووے
مثال میں حیوان کہ تمام مشترک هی حقیقت اِنسان
اور حقیقت گھوڑے میں کیونکہ اِنسان اور گھوڑا اپني
ذاتوں میں بالکل مشترک هی جیسا کہ ایک جوهر هونا اور
ابعاد ثلثہ کے قابل اور بھي قوت نامیہ رکھنےوالا اور حساس
هونا اور حرکت کرنےوالا اپنے ارادے سے اور حیوان
اِن تمام صفتوں سے مراد هی اور جبکہ جنس اپنے
مختلف الحقایق امروں میں تمام مشترک هی پس
هرگاہ کہ اُن مختلف الحقایق امروں سے سوال کریں کہ
وے کون هیں یا وہ کون هی جواب میں کہنے هوگا جنس
مثلا جسوقت اِنسان اور گھوڑے سے مذکورہ سوال کیا
جاوے تو جواب حیوان هوگا کیونکہ سوال اِس وقت
تمام حقیقت مشترک سے هی اور وہ حیوان هی اور اگر

۱۹ فصل

جاننا چاهئے که نوع کے معنی اور هیں که اُسکو نوع اضافی کهتے هیں اور وه ایک ماهیت هے که اُسپر جنس جواب دینےوالی هوتی هے اور بهی دوسری ماهیت پر جواب میں اِس سوال کے که یهه کیا هے جیسا اِنسان که جواب دینےوالا هوتا هے اُسپر اور گهوڑے پر سوال مذکور کے جواب میں اور نوع اضافی شاید که نوع حقیقی هو چنانچه ابهی اوپر کها گیا اور شاید که نه هووے مثل حیوان که نوع اضافی جسم نامی کا هے اور جسم‌نامی که نوع اضافی جسم کا هے اور جسم که نوع اضافی جوهر کا هے مگر وه کلی که حقیقت افراد سے خارج هے اگر ایک حقیقت کے ساتهه مخصوص هووے اُسکو خاصه کهتے هیں اور وه حقیقت کو تمیز کرتا هے غیر تمیز عرضی سے پس وه کلی هوگا که جواب دینےوالا هوگا جواب میں اِس سوال کے که کیا شی هے وه عرض میں مانند ضاحک کی اِنسان کی نسبت اور اگر مشترک هو دو حقیقت کے درمیان یا بیشتر اُسکو عرض عام بولتے هیں چنانچه جاندار که اِنسان اور حیوانات کے درمیان مشترک هی پس کلیات پانچ پر موقوف هیں نوع جنس فصل خاصه عرض عام *

هووے بعید ایک بار هوگا چنانچه جسم نامي و اگر جواب اُس جنس میں تین مرتبه هو بعید دوبار هوگا جیسا جسم مطلق اِسطرح پر اوروں کو قیاس کرنا چاهئے اور دورترین جنسوں کو جنس عالي کهتے هیں جیسا جوهر مثال مذکور میں اور قریب ترین جنسوں کو جنس سافل بولتے هیں چنانچه حیوان مذکوره نظیر میں اور وه جنس جو جنس عالي اور جنس سافل کے درمیان هو جنس مُتوسط هوتي هی چنانچه جسم نامي اور جسم مطلق مثال مذکور میں یهه بیان هی اُس جزو کا جو تمام مشترک هے اور اگر وه جزو حقیقت افراد تمام مشترک نه هووے اُسکو فصل کهتے هیں کیونکه وه حقیقت افراد کو تمیز کرتا هے غیر تمیز ذاتي سے خواه وه جزو هرگز مشترک نه هو چنانچه ناطق که حقیقت افراد پر اِنسان کے ساتهه مخصوص هے پس اِس حقیقت کو تمام ماهیات سے تمیز کرتا هے اور اُسکو فصل قریب بولتے هیں اور خواه مشترک هو مگر تمام مشترک نهو که اُسکے ساتهه بهي تمیز حقیقت کي هوتي هے بعض ماهیات سے جیسا حساس اور اِسکو فصل بعید کهتے هیں اب حاصل کلام یهه هے که فصل ذات کي تمیز کرنےوالي هے پس وه کلي هوگي که جواب میں اس سوال کے که جوهر میں کیا شی هے واقع هووے *

مشترکہ لفظوں کا تعریفات میں استعمال کرنا ہرگز جایز نہیں مگر ہاں ایک صورت میں اگر قرینہ واضحہ ہووے *

۲۲ فصل

جاننا چاہئے کہ موجودات چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا جیسا اِنساں اور جانور اور اور اُسکی مانند اور جنسوں اور فصلوں کے درمیان اور بھی اعراض‌عامہ اور اُنکے خواص میں تمیز کرنی ازبسکہ مشکل ہے اور مفہومات اصطلاحیہ کا جاننا اور فرق کرنا اجناس اور اعراض‌عامہ اور بھی فصول اور اُنکے خواص کے درمیان آسان ہی جیسا سمجھنا کلمہ اور اسم اور فعل اور حرف اور معرب اور منصرف اور اسکی مانند *

۲۰ فصل

معرف چار قسم پر منقسم هی پهلا حدتام اور وه مرکب هوتا هی جنس قریب اور فصل قریب سے جیسا حیوان ناطق اِنسان کي تعریف میں دوسرا حدناقص اور وه مرکب هوتا هی جنس بعید اور فصل قریب سے چنانچه جسم نامي ناطق یا جسم ناطق یا جوهر ناطق اِنسان کي تعریف میں تیسرا رسم‌تام اور وه مرکب هوتا هی جنس قریب اور خاصه سے جیسا که حیوان ضاحک اِنسان کي تعریف میں چوتها رسم‌ناقص اور وه مرکب هوتا هی جنس بعید اور خاصه سے چنانچه جسم نامي ضاحک یا جسم ضاحک یا جوهر ضاحک اِنسان کي تعریف میں اور شاید که رسم ناقص مرکب هو عرض‌عام اور خاصه سے جیسا موجود ضاحک اِنسان کي تعریف میں اور شاید که مرکب هو فقط عرضیات سے که مختص هو تمام عرضیات حقیقت واحد کے ساتهه جیسا قدم رکهنےوالا ناخون چوڑے صاف چهره سیدها قدخنده کرنےوالا طبع سے اِنسان کي تعریف میں واضح هی که علم اصول اور عربیت کے نزدیک معرف کو سکے تمام اقسام کے ساتهه حد کهتے هیں *

۲۱ فصل

اِس علم میں کلیه قاعده یهه هی که مجازیه اور

هووے پس هم کہتے هیں که قضیه ایک قول هی که
اسکے قایل کي تکذیب اور تصدیق صحیح هووے یعنے
اسمیں احتمال صدق اور کذب کا هووے اور قضیه اپنے
معني کے بموجب چار چیز سے مرکب هوگا محکوم علیه
ومحکوم‌به ونسبت حکمیه وحکم اِثبات کے ساتھه یا نفي
کے ساتھه اور فرق نسبت حکمیه اور حکم کے درمیان
شک کي صورت میں ظاهر هوتا هی که اس مقام پر
نسبت حکمیه تو هی پر حکم نہیں کیونکه اسمیں شک
هی اور حکم نہیں اور قضیه تین قسم پر هی حملیه و
شرطیه متصله و شرطیه منفصله کیونکه محکوم علیه اور
محکوم به اگر قضیه میں مفرد هو یا حکم میں مفرد هو
اس قضیه کو حملیه کہتے هیں خواه موجبه یعنے اِثبات
کے ساتھه هو جیسا که سلیمان قائم هے خواه سالبه یعنے نفي
کے ساتھه هو چنانچه سلیمان قائم نہیں و اگر محکوم علیه
اور محکوم به مفرد یا حکم میں مفرد نه هو اس قضیه
کو شرطیه کہتے هیں پس اگر حکم متصل هی اس
قضیه کو شرطیه متصله کہتے هیں خواه موجبه یعنے
اِثبات کے ساتھه هو جیسا که اگر آفتاب طلوع هوا هوگا تو
روز موجود هی اور خواه سالبه یعنے نفي کے ساتھه هو
چنانچه ایسا نہیں که اگر آفتاب طلوع نه هوا هوگا رات

تسیرا باب

تصدیقات کے بیان میں

ا فصل

جب که هم تصورات کي بحث سے فارغ هوئے اب
تصدیقات میں شروع کیا جاتا هی واضح هو که جیسا
هم تصورات نظریه کے حاصل کرنے میں دو چیز کے
محتاج هیں پهلي وه بیان جو دوسرے تصور تک
پهنچاوے که وه قول شارح هی اپنے قسموں کے ساتهه
اور که وه چاروں معرف هیں جو اوپر ذکر کئے گئے دوسري
پانچوں کلیات کا بیان که جن سے وه قول شارح بنتا هی
اِسیصورت سے تصدیقات نظریه کے تحصیل کرنے میں دو
امر کے محتاج هیں پهلا وه بیان که دوسرے تصدیق تک
پهنچاوے اور پر ظاهر هی که وه حجت هی اپنے
قسموں کے ساتهه دوسرا بیان اُن قضایا کا که جن سے
حجت بنتي هی اور اربسکه ضرور اور واجب هی که
بیان مباحث قضایا کا حجت کے مباحث پر مقدم

بیان کمیت یعنے مقرر کرنا فردوں کا نہیں کیا ھی اُسکو قضیہ مہملہ بولتے ھیں جیسا اِنسان لکھنےوالا ھی اور اِنسان لکھنےوالا نہیں اور اگر بیان کمیت مزدون کا کیا ھی اُسکو قضیہ محصورہ کہتے ھیں اور یہہ چارقسم پر منقسم ھی موجبہ کلیہ موجبہ جزیہ سالبہ کلیہ سالبہ حزیہ *

۴ فصل

قضایاے شخصیہ علوم میں معتبر نہیں کیونکہ ظاھر ھی کہ علوم میں شخصوں کي بحث نہیں کي جاتي اور قضیہ مہملہ اور قضیہ محصورہ آبسمیں لازم وملزوم میں زیراکہ اگر ایک اُدمیں سے صادق آوے دوسرا بھي صادق آتا ھی بس علم حکمت میں چاروں قضایائے محصورہ معتبر ھیں چنانچہ آگے واضح ھوگا *

۵ فصل

سلب کا حرف قضیہ میں جب کہ جزو محمول ھووے اُس قضیہ کو قضیہ معدولہ کہتے ھیں جیسا داود نہیں لکھنےوالا ھی اور اگر حرف مذکور قضیہ میں جزو محمول نہ ھووے اُسکو قضیہ محصلہ بولتے ھیں چنانچہ داود نہیں لکھنےوالا *

۶ فصل

محمول کي نسبت موضوع کے ساتھہ خواہ ایجاب کے

موجود هوگي اوراگرحکم فاصله پرهی تو اُس قضیه کو
شرطیه منفصله بولتے هیں خواہ موجبه یعنے اِثبات کے
ساتهه هو جیسا که یهه عدد زوج هوگا یا فرد خواہ سالبه
یعنے نفي کے ساتهه هو چنانچه ایسا نهیں که یهه عدد
زوج نه هوگا یا منقسم بمتساویئں حملیه و متصله و منفصله
کي اطلاق موجبات پر ظاهر هی اور سالبوں پر بباعث
اِسکے که مناسب هی موجبات کے ساتهه طرفوں میں ٭

۲ فصل

محکم علیه کو قضیه حملیه میں موضوع کهتے هیں
اور محکوم به کو محمول اور وہ لفظ جو نسبت حکمیه
اور حکم پر دلالت کرے اُسکو رابط بولتے هیں جیسا که
هی کا لفظ اِس قضیه میں که سلیمان قائم هی حاصل
مطلب یهه هی که جو کچهه موضوع اور محمول کے
درمیان دلالت کرے رابط پر اُسکو رابط کهتے هیں اور
قضیه شرطیه میں محکوم علیه کو مُقدم اور محکوم به کو
تالي بولتے هیں ٭

۳ فصل

موضوع اگر قضیه حملیه میں جزي حقیقي هو اُس
کو قضیه شخصیه کهتے هیں جیسا ابراهیم لکهنےوالا هی
اور ابراهیم لکهنےوالا نهیں اور اگر کلي هووے پس اگر

کے ساتھہ یعنے ثبوت کتابت اِنسان کو ضروري نہیں اور
شائد که همیشه هو یعنے همیشگي بی اعتبار ضرورت کے
تو اُسکو دایمه مطلقه کہتے هیں جیسا زمین همیشه
گردش کرتي هی اور شائد که ظاهر طور پر هو یعنے
فيالجمه تو اُسکو مطلقه عامه بولتے هیں جیسا که سارے
آدمی ظاهر طور بر دم رکھتے هیں *

۷ فصل

قضیه حملیه کا عکس وہ هوتا هی که محمول کو
موضوع اور موضوع کو محمول کریں مگر اُس طرح بر که
اِثبات اور نفي اور بهي سچائي اصلي محفوظ رهی
پس موجبه کلیه موجبه جزبه سے منعکس هوتا هی
مثلا اُس وقت که سارے اِنسان حیوان هیں صادق آوے
تو بعض حیوان اِنسان هیں صادق آوے ایسا هي موجبه
جزبه موجبه جزیه سے منعکس هووے نظیر یہه هی که
بعض حیوان اِنسان هیں صادق آوے تو بعض اِنسان
حیوان بهي صادق آوے کیونکه موضوع اور محمول
آپسمیں موضوع کي ذات میں مل گئے هیں اور شائد که
محمول عام هووے پس عکس میں کلیه صادق نه هوگا
اور سالبه کلیه جب ضروریه هو اپني ذات کي مانند
منعکس هوتا هی مثلا جسوقت که کوئي شی اِنسان
میں بالضرورت پتھر کي مانند نہیں صادق هووے تو

ساتھہ سلب کے ساتھہ شائد کہ ضروري هووے یعنے اُسکا الگ
هونا مشکل هو اُسکو قضیۂ ضروریہ مطلقہ کہتے هیں جیسا
کہ سب اِنسان حیوان هیں بالضرور اور نہیں کوئي شی
اِنسان میں پتھر کے موافق اور شائد کہ سلب ضرورت
هردو طرف سے هو اُسکو ممکنہ خاصہ بولتے هیں جیسا
سارے انسان لکھنےوالے هیں قوت خاص کے ساتھہ اور
کوئي شی نہیں اِنسان میں لکھنےوالے کے مطابق قوت
خاص کے ساتھہ جاننا چاهئے کہ موجبہ اور سالبہ کے
معنے ایک هیں یعنے لکھنے کا ثبوت اور نہ لکھنے کا ثبوت
کسي اِنسان کو ضروري نہیں اور واضح هو کہ ممکنہ خاصہ
میں ایجاب اور سلب کے درمیان کچھہ فرق نہیں مگر
لفظوں میں بس اگر ایجاب لفظ میں هو تو موجبہ نہیں
تو سالبہ اور اِس صورت سے فرق کرنا کہ ممکنہ خاصہ
موجبہ میں ایجاب صریح هوتا هی اور سلب پوشیدگي
میں هوتا هی اور ممکنہ خاصہ سالبہ اُسکے برخلاف
هوتا هی اور باعتبار لفظ کے تو فرق هی اور معنے میں
فرق نہیں اور یا اگر سلب ضرورت ایک طرف سے هووے
کہ اُسکے حکم کے مخالف هی اُسکو ممکنہ عامہ کہتے
هیں جیسا سارے آدمي لکھنےوالے هیں طاقت عام کے
ساتھہ یعنے کتابت کا سلب ضروري نہیں اور جیسا کہ
کوئي شی نہیں اِنسان میں لکھنےوالے کے موافق قوت عام

هوگا اگر انفصال وجود میں هووے جیسا کہا جاوے یہہ چیز یا درخت هوگا یا پتھر یعنے هردو جمع نه هونگے لیکن دور هونا شاید هو چنانچہ مثال مذکور میں که یہہ چیز یا درخت هوگا یا پتھر اور شاید که اِنسان هو اور یا مالعتهالخلو هوگا اگر انفصال عدم میں هووے چنانچہ کہا جاوے که ابراهیم یا دریا میں هے یا غرق نه هوا هوگا یعنے هردو دور نه هونگے لیکن شاید اجتماع هو کیونکه شاید ابراهیم تیرتا هووے اور واضح هو که تناقض اور عکس شرطیات میں حملیات کے قیاس پر معلوم هوتا هے *

۱۰ فصل

حجت تین قسم پر هے پہلي قیاس اور وه طلب دلیل کي هے کلي کے حال سے جزي کے حال پر چنانچہ کہا جاوے که سارے اِنسان حیوان هیں اور سارے حیوان جسم رکھتے هیں پس کل اِنسان جسم رکھتے هیں واضح هو که اِسمیں استدلال هے حیوان کے حال سے جو کلي هے اُسکي جزي کے حال پر که اِنسان هے دوسري استقراء اور وه استدلال هے جزیات کے حال سے کلي کے حال پر جیسا کہا جاوے که هرایک اِنسان اور پرندوں اور چارپاوں سے هرایک چیز کے چبانے کے وقت کلے کے نیچے کو

کوئي شي پتھر میں بالضرورت اِنسان کي مانند نہیں صادق ھوگا اور سالبہ جزبہ عکس نہیں رکھتا کیونکہ بعضِ حیوان اِنسان کي مانند نہیں ھیں صادق آتا ھی اور اُسکے عکس میں بعضے اِنسان حیوان کي مانند نہیں صادق نہیں آتا *

۸ فصل

قضیہ کي نقیض دوسرا قضیہ ھوتا ھی کہ اُسکے ساتھہ نفي اور اِثبات اور کلیت اور جزیت کي مخالفت ھووے اُس حیثیت سے کہ صدق ھرایک کا دوسرے کے کذب کا مستلزم ھووے پس سالبہ جزیہ کي نقیض موجبہ کلیہ ھوتا ھی اور موجبہ جزیہ کي نقیض سالبہ کلیہ ھوتا ھی *

۹ فصل

قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ ھوتا ھے اگر اتصال یا سلب اتصال ضروري ھووے چنانچہ اوپر ذکر ھوچکا ھے اور اتفاقیہ ھوتا ھے اگر اتصال یا سلب اُسکا ضروري نہ ھو جیسا کہ اگر اِنسان ناطق ھے حمار ناھق ھے اور قضیہ منفصلہ یا حقیقہ ھوگا اگر انفصال وجود اور عدم میں ھووے چنانچہ یہہ عدد یا زوج ھوگا یا فرد یعنے ھردو مجتمع نہ ھوں اور بھي دور نہ ھوں اور یا مانعتہ الجمع

که اگر یهه آدمي هوگا تو حیوان هوگا لیکن آدمي هے پس حیوان هوگا اور یا لیکن حیوان نهیں پس آدمي نهیں *

۱۲ فصل

قیاس اقتراني یا حملي هوگا یعنے صرف حملیات سے مُرکب اور یا غیر حملي هوگا اور پهلا قسم تو پر ظاهر هے پس اُسپر مختصر کیا گیا اوروه چار طرح پر هے کیونکه موضوع اور محمول کے درمیان نسبت جب مجهول هوگي تب اُسکو ایک ایسے درمیاني کي حاجت پڑیگي که اُسکو هردو طرف نسبت هووے تاکه اُسکے وسیلے سے موضوع مطلوب اور اُسکے محمول کے درمیان نسبت معلوم هووے اُسکو حداوسط کهتے هیں جیسا که موضوع مطلوب کو اصغر کهتے اور اُسکے محمول کا اکبر نام رکهتے هیں اور حداوسط اگر محمول هووے اصغر کو اور موضوع هووے اکبر کو اُسکو پهلي شکل کهینگے اور اگر اِسکا عکس هووے اُسکو چوتهي شکل کهتے هیں اور اگر هردو شکل کا محمول هووے اُسکو دوسري کهینگے اور اگر هردونوں کا موضوع هووے اُس کا تیسري شکل نام رکهتے هیں *

۱۳ فصل

پهلي شکل کے لئے شرط نتیجه کي وه هے که اُسکا

هلاتے هیں پس سب حیوان ایسے هونگے جاننا چاهئے
که اِسمیں اِستدلال هے جزیات کے حال سے که اِنسان اور
پرند اور چارپائے هیں حیوان کے حال پر که اُنکي کلي
هے تیسري تمسیل اور وہ اِستدلال هے جزيي کے حال سے
دوسري جزيي کے حال پر چنانچه کها جاوے که انگور
حرام هے اِسلئے که شراب حرام هے زیراکه هردو نشہ کي
جز هیں *

١١ فصل

استقراء اور تمثیل که جو حجت کے قسموں میں
سے هیں ظن کي مفید هوتي هیں اور قیاس که جو
حجت کا پهلا قسم هے یقین کے مفید هوتا هے پس
تصدیقات کے حاصل کرنے کے باب میں قیاس ازبسکه
عمدہ هے اور وہ مراد هے قول مُولف سے قضایا میں سے
که لازم آتا هے اُس سے لذاته قول دوسرا جب که کها
جاوے عالم متغیر هے اور جو چیز که متغیر هے حادث
هے پس لازم آیا که عالم حادث هے اور قیاس دوقسم پر
هے پهلا اقتراني که اُسمیں نتیجه یا نتیجه کي نقیض
ظاهر طور پر مذکور نه هووے چنانچه اوپر ابهي ذکر
هوچکا هے دوسرا استثنائي که اُسمیں نتیجه یا نتیجه کي
نقیض ظاهر طور پر مذکور هووے جیسا که کها جاوے

سارے اِنسان گفتگو کرنےوالے هیں بس کوئي چیز اِنسان سے پتھر نهیں تیسرا موجبه جزیه صغری اور سالبه کلیه کبری چنانچه بعضے اِنسان ناطق یعنے گفتگو کرنیوالے هیں اور کوئي چیز درخت سے ناطق نهیں بس بعضے اِنسان درخت نهیں چوتھا سالبه جزیه صغری اور موجبه کلیه کبری جیسا که بعضے حیوان ناطق نهیں اور سارے اِنسان ناطق هیں پس بعضے حیوان اِنسان نهیں پس دوسري شکل کا نتیجه نهیں مگر سالبه یا کلیه اور یا جزیه اور تیسري شکل کي شرط وه هے که اُسکا صغری موجبه هووے اور ایک اُسکے مقدموں سے کلیه هووے اور اُسکا ملانا چھه طور پر هے تین نتیجه دینےوالے ایجاب جزي کے اور تین نتیجه دینےوالے سلب جزي کے هین اور وے تین جو نتیجه دینےوالے ایجاب جزي کے هیں یوں هیں پہلا موجبتیں کلیتین چنانچه سارے ناطق حیوان هیں اور سارے ناطق اِنسان هیں دوسرا صغری موجبه جزیه اور کبری موجبه کلیه جیسا که بعضے اِنسان ضاحک هیں اور سارے اِنسان حیوان هیں اور تیسرا صغری موجبه کلیه اور کبری موجبه جزیه چنانچه سارے اِنسان حیوان هیں اور بعضے اِنسان کاتب هیں پس نتیجه اِن تینوں ملائے جانے کا بعضے حیوان کاتب هیں اور وے تین جو

صغریٰ یعنے قضیہ کہ اصغر پر مشتمل ہے موجبہ ہووے
تاکہ اصغر کي فردیں اوسط میں مندرج ہوں اور اُسکا
کبریٰ یعنے قضیہ کہ اکبر پر شامل ہے کلیہ ہووے تاکہ
حکم بہ یقین اوسط سے اصغر کي طرف لاحق ہووے پس
پہلي شکل کا صغریٰ ہمیشہ موجبہ ہوتا ہے اور اُسکا
کبریٰ کلیہ اور ملانا اُنکے نتیجوں کا چار طور پر ہے پہلا
موجبتین کلیتین نتیجہ موجبہ کلیہ ہوگا دوسرا موجبہ
جزیہ صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ کے ساتھہ نتیجہ موجبہ
جزیہ کا ہووے تیسرا موجبہ کلیہ صغریٰ سالبہ کلیہ کبریٰ
کے ساتھہ نتیجہ سالبہ کلیہ ہووے چوتھا موجبہ جزیہ
صغریٰ سالبہ کلیہ صغریٰ کے ساتھہ نتیجہ سالبہ جزیہ
ہووے پس پہلي شکل نتیجہ دینےوالي چار محصورات
کي ہے اور دوسري شکل کي شرط وہ ہے کہ اُسکے مقدمے
ایجاب اور سلب یعنے اِثبات اور نفي میں مخالف
ہوویں یعنے ایک موجبہ ہووے اور دوسرا سالبہ اور اِسکا
کبریٰ کلیہ ہووے اور اِنکے نتیجوں کا ملانا بھي چار طور
پر ہے پہلا موجبہ کلیہ صغریٰ اور سالبہ کلیہ کبریٰ جیسا
کہ سارے انسان حیوان ہیں اور کوئي چیز پتھر سے
حیوان نہیں پس کوئي چیز اِنسان سے پتھر نہیں دوسرا
اِسکا عکس چنانچہ کوئي چیز پتھر سے انسان نہیں اور

ساتهه اِسکو نتیجه رفع دوسري جزو کا هوگا اور رفع احدالجزئین
کے ساتهه اُسکو نتیجه وضع دوسري جزو کا هوگا پس اُسکو
چار نتیجی هونگے چنانچه کها جاوے که یهه عدد یا زوج
هے یا فرد لیکن زوج هے پس فرد نهیں لیکں فرد هے پس
زوج نهیں لیکن زوج نهیں پس فرد هوگا لیکن فرد نهیں
پس زوج هوگا یا مُرکب هوگا منفصله مانعةالجمع وضع
احدالجزیئن کے ساتهه اُسکو نتیجه رفع دوسري جزو کا
هوگا پس اُسکو دو نتیجے هونگے جیسا که کها جاوے که
یهه جسم هے یا درخت یا پتهر لیکن درخت هے پس
پتهر نهیں لیکن پتهر هے پس درخت نهیں یا مُرکب
هووے منفصله مانعةالخلو رفع احدالجزیئن کے ساتهه
اُسکو نتیجه وضع دوسري جزو کا هوگا بس اُسکے نتیجے دو
هیں جیسا که کها جاوے یهه جسم یا پتهر نهیں یا درخت
نهیں لیکن پتهر هے بس درخت نه هوگا لیکن درخت
هے پس پتهر نه هوگا *

نتیجه دینےوالے سلب جزی کے هیں یهه هیں پهلا موجبه کلیه صغری اور سالبه کلیه کبری جیسا که سارے اِنسان حیوان هیں اور کوئي چیز اِنسان سے پتهر نهیں دوسرا موجبه جزیه صغری اور سالبه کلیه کبری چنانچه بعضے حیوان ناطق هیں اور کوئي چیز حیوان سے پتهر نهیں تیسرا موجبه کلیه صغری اور سالبه جزیه کبری جیسا که سارے اِنسان حیوان هیں اور بعضے اِنسان ضاحک نهیں اور نتیجه اِن تینوں ملائے جانے کا یهه هے که بعضے حیوان پتهر نهیں اور چوتهي شکل چونکه طبع سے بعید هے اِسواسطے اُسکا ذکر کرنا یهاں کچهه ضرور نهیں سمجها گیا*

۱۴ فصل

قیاس استثنائي دوقسم پر هے ایک اتصالي اور دوسرا انفصالي اتصالي وه هے که مُرکب هووے متصله لزومیه سے وضع مُقدم کے ساتهه اور اُسکو نتیجه وضع تالي هوگا جیسا که کها جاوے که اگر یهه جسم اِنسان هوگا تو حیوان هوگا مگر اِنسان هے پس حیوان هوگا یا مرکب متصله لزومیه سے رفع تالي کے ساتهه اور اُسکو نتیجه رفع مُقدم هے چنانچه مثال مذکور میں کها جاوے لیکن حیوان نهیں پس اِنسان نه هوگا اور انفصالي وه هے که مُرکب هو منفصله حقیقیه سے وضع احدالجزئین کے

هیں چنانچہ روح القدس کا تصو اور یا اِس امر کا تصدیق
کہ جہان ناپایدار ہی اور فکر وہ ھی کہ معلومات میں
تصوف کرے بعضوں کیی بعضوں سے ترتیب میں اُس
وجہ پر کہ مجہول کے جاننے پر ادا ہووے اور جو چیز
کہ جسمیں فکر کریں اور کہ دوسرے تصور کے ذریعہ سے
ادا کرے اُسکو معرف اور یا قول شارح کہتے ہیں چنانچہ
حیوان کے معنی کہ ایک جوھر ھی اور کہ جسم نامی
اور بھی حس اور حرکت کرنیوالا اپنے ارادے سے ھی اور
یا اللہ کے معنی کہ جسمیں ثبوتیت اور سلبیت کے
صفتیں کامل طور پر پایجاویں اور یا یہہ کہ ناطق کے
معنی جاننےوالا معقولات کا ھی بس اگر ھردو یعنے حیوان
اور ناطق کو جمع کرکر کہا جاوے حیوان ناطق تو اِس
مقام سے تصور اِنسان کا حاصل ھوتا ھی اور ثبوتیت
اور سلبیت کیی صفتوں کو کامل طور پر ایک جگھہ
اکٹھا کیا جاوے تو اِس تصور سے خدا مُراد ھی اور جس
چیز میں فکر کیا جاوے اور بھی تصدیق کے ساتھہ ادا
کریں اُسکو حجت اور دلیل کہتے ہیں چنانچہ کہا جاوے
کہ مسیح یسوع میں الوھیت ھی اور جسمیں الوھیت
ھی وہ خدا ھی بس نتیجہ یہہ نکلا کہ مسیح یسوع
خدا ھی اور یہہ کہ جہان ناپائدار ھی اور جو چیز ناپائدار
ھی وہ حادث ھی بس جہان حادث ھی اور یا یہہ کہ

تتمہ

اِس رسالے کے خلاصے میں اور یہہ تین امروں پر مشتمل ھے

پہلا امر تصورات میں جاننا چاھئے کہ جو

کچھہ اِنسان کے ذھن یا عقل میں آتا ھے اگر حکم سے
خالي ھو اُسکو تصور کہتے ھیں مثلا جیسا اِنسان کا تصور
اور اگر حکم کے ساتھہ ھو اُسکو تصدیق بولتے ھیں چنانچہ
سلیمان لکھنےوالا ھے اور کہ خداتعالی حاضروناظر ھے اور
حکم ایک نسبت ھے دوسرے امر کے ساتھہ اِثبات کي
وجہ پر اور اُسکو علم منطق کے محاورے میں ایجاب
کہتے ھیں چنانچہ یسوع مسیح بچانےوالا ھي یا نفي
کي وجہ پر اور اِس علم کي اصطلاح میں نفي کو سلب
بولتے ھیں جیسا پغمبر اِسلام نجات دھندہ نہیں اور ھر
ایک تصور اور تصدیق سے اگر فکر کے بغیر حاصل ھووے
اُسکو ضروري اور بدیھي بولتے ھیں چنانچہ گرمي اور
سردي کا تصور اور تصدیق اِس امر کا کہ آگ گرم ھي
اور اگر فکر سے حاصل ھووے اُسکو نظري اور کسبي کہتے

هووے اُسکو خاصه کهتے هیں چنانچه ضاحک که یهه
خاصیت صرف انسان میں پائي جاتي هی اور اگر خاص
نه هووے اُسکو عرض عام بولتے جیسا وه چیز که تحقیق
اِنسان اور غیر اِنسان میں شامل هی اور جنس اگر تمام
مشترک هووے تمام مشارکات کي نسبت اُسکو جنس
قریب کهتے هیں مثلاً حیوان کا لفظ اور اگر صرف به
نسبت بعض مشارکات کے مشترک هووے اُسکو جنس
بعید کهیں گے جیسا جوهر که اِنسان اور مجردات اور
حیوان اور نباتات اور جمادات کے درمیان مشترک هی
اور تمام مشترک نهیں مگر مجردات کي نسبت اور
مراتب بعد کے مختلف هوتے هیں *

اور جسوقت جنس قریب کو فصل قریب کے ساتهه
جمع کیاجاوے اُسکو حدتام کهتے چنانچه حیوان ناطق
اِنسان کي تعریف میں اور اگر جنس بعید کو فصل
قریب کے ساتهه جمع کیا جاوے اُسکو حد ناقص بولتے
هیں جیسا جسم ناطق اِنسان کي تعریف میں اور
جسوقت جنس قریب کو خاصه کے ساتهه جمع کیا
جاوے اُسکو رسم تام کهتے هیں چنانچه حیوان ضاحک
اِنسان کي تعریف میں اور اگر جنس بعید کو خاصه کے
ساتهه جمع کیا جاوے اُسکو رسم ناقص بولتے هیں جیسا

اِنسان ذاتي گنهگار هی اور جو ذاتي گنهگار سو نا
مقبول هی پس اِنسان نامقبول هی المختصر مذکورہ
تمثیلوں سے حجت اور دلیل نکلتي هی *

دوسرا امر مباحث معرف میں واضح هو

که جو کچهه متصور هووے اگر شراکت درمیان اکثروں کے
منع کرے اُسکو جزي حقیقي کهتے هیں جیسا ابراهیم
کي ذات اور اگر شراکت درمیان اکثروں کے منع نکرے
اُسکو کلي بولتے هیں چنانچه اِنسان کا مفهوم اور اُن
اکثروں کو اُسکي افراد اور جزئیات اضافي کهتے جیسا
ابراهیم اور سلیمان اور داود اور سواے اُسکے اور جب کلي
کو اُسکي فردوں کے ساتهه نسبت کیا جاوے یا عین
حقیقت افراد کا هوگي جیسا اِنسان اور اُسکو نوع بولتے
هیں یا جزو حقیقت افراد کي هوگي پس اگر تمام
مشترک هی درمیان حقیقت اُن فردوں اور ماهیت
دوسري کے مثلا حیوان که تمام مشترک هی انسان اور
دوسرے حیوان کے درمیان اُسکو جنس کهتے هیں اور اگر
ایسا نهو اُسکو فصل بولتے خواہ مشترک نه هووے مثلا
ناطق اور خواہ مشترک هووے ولیکن تمام مشترک
نه هووے جیسا حساس یعنے حس کرنیوالا اور یا خارج
حقیقت افراد سے هووے اگر خاص ایک ماهیت کے ساتهه

اتصال کے ساتھہ جیسا البتہ آفتاب نے طلوع نہیں کیا
بس دن موجود نہیں اور اِسکو سالبہ بولتے ہیں تیسرا
شرطیہ منفصلہ اور وہ مُرکب ہوتا ہے دو قضیوں سے کہ
آنکے درمیان حکم کرنیوالے ہوتے ہیں انفصال کے ساتھہ
یا سلب انفصال کے ساتھہ اور قضیہ شرطیہ منفصلہ تین
طرح پر ہے *

۱ حقیقیہ کہ اُسمیں حکم کیا جاوے انفصال کے
ساتھہ دونوں کے صدق اور کذب میں چنانچہ یہہ عدد
نہیں ہے مگر زوج ہے یا فرد اور اسکو موجبہ حقیقیہ
کہتے ہیں یا حکم کیا جاوے اِس انفصال کے سلب کے
ساتھہ جیسا البتہ یہہ عدد نہیں مگر زوج اور تقسیم کیا
گیا برابر اور اِسکو سالبہ حقیقیہ بولتے ہیں *

۲ مانعۃالجمع کہ اُسمیں حکم کرنےوالے ہوں انفصال
کے ساتھہ صرف صدق میں یا اِس انفصال کے سلب
کے ساتھہ چنانچہ یہہ چیز مگر درخت ہے یا پتھر ہے
یہہ شی نہ درخت ہے اور نہ پتھر *

۳ مانعۃالخلو کہ اُسمیں حکم کرنیوالے ہوں انفصال
کے ساتھہ صرف کذب میں یا اِس انفصال کے سلب کے
ساتھہ جیسا یہہ چیز نہ پتھر ہے اور نہ درخت اور البتہ
یہہ پتھر یا درخت نہیں *

موجود ضاحك اِنسان کي تعريف مبں جاننا چاهئے کہ
جنس اور فصل اور حد کو اکثر حقائق موجوده ميں
خارج کے درميان استعمال کرتے هيں اور مفهومات
اعتباريہ هيں بهي استعمال کرتے هيں جيسا علم نحو کي
اصطلاحوں ميں کلمہ اور اسم اور فعل اور حرف اور معرب
اور مبني استعمال کرتے هيں اور منطق کے عالموں کے
نزديک حد بمعني معرف هوتا هی اور چاروں قسم
يعنے حد ناقص اور حدتام اور رسم تام اور رسم ناقص اِس
ميں داخل هوويں*

تيسرا امر مباحث حجت اور دليل

ميں اُس چيز کو کہ جسکے سبب تصديق حاصل
هووے قضيہ کهتے هيں اور قضيہ تين قسم پر هی پہلا
حمليہ اور وہ مُرکب هی دو مفرد سے جيسا کہ اِنسان
کاتب هی اِسکو موجبہ کهتے هيں اور اِنسان کاتب نهيں
اِسکو سالبہ بولتے هيں اور محکوم عليہ کو حمليہ ميں
موضوع کهتے هيں اور محکوم بہ محمول بولتے هيں دوسرا
شرطيہ متصلہ اور وہ مُرکب هی دوقضيوں سے کہ آنکے
درميان حکم کرنے والے هوں اتصال کے ساتهہ چنانچہ
جسوقت سورج طلوع کرتا هی دن موجود هوتا هی او
اِسکو موجبہ کهتے هيں اور يا حکم کيا جاوے سلب

اگر ہردو کا مُتوسط محمول هووے اُسکو دوسري شکل کہتے هیں چنانچه سارے اِنسان حیوان هیں اور کوئي شي پتھر سے حیوان کي مانند نہیں پس کوئي شي نہیں اِنسان سے پتھر کي مانند *

اور اگر ہردو کا موضوع هووے اُسکو تیسري شکل کہینگے چنانچه سارے اِنسان حیوان هیں اور سارے اِنسان ناطق هیں پس بعضے حیوان ناطق هیں *

اور اگر دلیل مُرکب هو متصله یا منفصله سے اُسکو قیاس استثنائي کہتے هیں متصله کي مثال جیسا یہه چیز اِنسان کي مانند هے یا حیوان کي مانند مگر اِنسان هے پس حیوان هی لیکن حیوان کي مانند نہیں هی پس اِنسان کي مانند نہیں منفصله حقیقیه جیسا که یہه عدد یا زوج هی یا فرد هی لیکن درصورتیکه زوج هی پس فرد هونا اُسکا غیر ممکن هی اور اُس صورت میں که فرد هی پس زوج هونا اُس کا محال هی لیکن جبکه زوج ثابت نه هووے تو اِس صورت میں فرد ضرور هوگا مگر چونکه بخوبي تحقیقات هوا که فرد نہیں پس وه زوج هی *

تمام هوا

اور دلیل جب حملیات سے حرف مُرکب هوتي هے اُسکو قیاس اقتراني کهتے هیں اور اُسمیں چار شکلیں ظاهر هوتي هیں اور اِن معنیوں کا بیان یوں هے که جب قضیه حملیه میں موضوع کي نسبت محمول کے ساتهه مجهول هوتي هی تب ایک ایسے مُتوسط کي ضرورت هوتي هی که اُسکو هر ایک اِس موضوع اور محمول قضیه مطلوبه کے ساتهه نسبت هوتا که اں هردو کي معرفت کے واسطه سے محمول کي نسبت موضوع کے ساتهه جو مطلوب هی معلوم هو جاوے مثلاً ج کي نسبت ب کے ساتهه جو موضوع هی جب مجهول هووے ا مُتوسط هوگا پس اِس جگهه تین چیزیں هیں بهلي موضوع قضیه مطلوبه دوسري محمول قضیه مطلوبه تیسري مُتوسط *

پس اگر موضوع مطلوب کا مُتوسط محمول هووے اور محمول مطلوب کا موضوع هو اُس کو بهلي شکل کهتے هیں جیسا سارے اِنسان حیوان هیں اور سارے حیوان جسم هیں پس سارے اِنسان جسم هیں *

اور اگر اِس کا عکس هوگا چوتهي شکل کهیں گے او یهه طبع سے بعید هی جیسا سارے اِنسان حیوان هیں اور سارے ناطق اِنسان پس بعضے حیوان ناطق هیں او